REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3

جلد ۲۷

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر
مجید انعام غوری۔

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وّ انتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

شمارہ ۳۳

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN 143516

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۴ ظہور (اگست)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تربیتی و تبلیغی دورہ کے لئے مورخہ ۸/۴/۲۴ کو ناروے تشریف لے گئے۔ اس کے بعد مختلف مشنوں کا دورہ کرنے اور قیام فرمانے کے بعد مورخہ ۸/۸ کو ہمبرگ اور ۸/۱۱ کو فرنکفورٹ (جرمنی) تشریف لے جانے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ نیز یہ اطلاع ملی ہے کہ حضور ایدہٗ اللہ تعالیٰ عید لندن میں کریں گے۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدُ للہ۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں فرماتے رہیں ٭

قادیان ۱۴ ظہور (اگست) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال وجملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں ٭

اَلحمدُ للہ ٭

۱۱ رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ   ۱۷ ظہور ۱۳۵۷ ہش   ۱۷ اگست ۱۹۷۸ء

روزہ ہر قسم کی بدیوں سے روکنے کے لئے رکھا گیا ہے!

روزہ ایسی حالت میں ہی ترک کیا جا سکتا ہے کہ آدمی بیمار ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ روزہ کے فوائد اور اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"حضرت خلیفہ اوّل رضؓ فرماتے تھے کہ جو انسان روزہ میں اپنی چیزیں خدا کے لئے چھوڑتا ہے جس کا استعمال کرنا ان کے لئے کوئی قانونی اور اخلاقی جرم نہیں۔ تو اس سے اسے عادت ہوتی ہے کہ غیروں کی چیزوں کو ناجائز طریق سے استعمال نہ کرے۔ اور اُن کی طرف نہ دیکھے۔ اور جب وہ خدا کے لئے جائز چیزوں کو چھوڑتا ہے تو اس کی نظر ناجائز چیزوں پر پڑ ہی نہیں سکتی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا حرام وحلال تو واضح ہیں مگر ان کے درمیان مشتبہات ہیں جو مشتبہات کو چھوڑتا ہے وہ حرام سے بچ جاتا ہے۔ لیکن جو انہیں استعمال کرتا ہے وہ خطرہ میں ہوتا ہے کیونکہ شاہی رکھ کے قریب جانوروں کو اگر کوئی چرائے گا تو ممکن ہے جانور رکھ کے اندر بھی چلے جائیں۔ جس قدر بدیاں پیدا ہوتی ہیں اُن کا منبع چار چیزیں ہیں۔ باقی آگے متفرع ہے۔ وہ چار منبع یہ ہیں:- اوّل کھانا دوم پینا سوم شہوت چوتھے حرکت سے بچنے کی خواہش۔ سب عیوب ان چاروں باتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان چاروں منبعوں کو بدی سے روکنے کے لئے روزہ رکھا گیا ہے مثلاً ایک شخص خیانت اس لئے کرتا ہے کہ محنت سے بچنا چاہتا ہے۔ یعنی محنت کر کے کھانا نہیں چاہتا۔ اور دوسرے کا مال کھاتا ہے۔ روزہ دار کو رات کے زیادہ حصہ میں اُٹھ کر عبادت کرنی پڑتی ہے۔ سحری کے لئے اُٹھتا ہے۔ سارا دن مُنہ بند رکھتا ہے۔ سوتا کم ہے ایک ماہ تک روزہ دار کو یہ تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے۔ جس سے اس کا جسم عادی ہو جاتا ہے۔ اور اس سے غفلت کی عادت کو دھکا لگتا ہے۔ پھر کھانے پینے سے اور شہوات سے۔ بدیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اُن کے لئے بھی روزہ رکھا گیا ہے۔ انسان کھانا پینا ترک کرتا ہے۔ ضروریاتِ زندگی اور تعیش کی زندگی کو چھوڑتا ہے۔ پس جن ضرورتوں کے باعث انسان گناہ میں پڑتا ہے انہیں عارضی طور پر روک دیا جاتا ہے۔ اس طرح کھانے کی وجہ سے لوگ گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں اچھے کھانے پینے کے لئے اور زیادہ کھانے کے لئے روپیہ نہیں ہوتا اس لئے ناجائز مال پر قبضہ جماتے ہیں۔ کئی لوگ ہر وقت کھاتے رہتے ہیں۔ یا انگریزوں کا ملک سرد ہے اور وہ لوگ کام کرتے ہیں اس لئے پانچ پانچ دفعہ کھاتے ہیں۔ بعض لوگ کھانے کے یہاں تک عادی ہوتے ہیں کہ کھانے کی چیزیں اُن کے ڈسک پر پڑی رہتی ہیں۔ کام کرتے جاتے ہیں اور کھاتے جاتے ہیں۔ شہروں کے لوگ زیادہ کھانے کے عادی ہوتے ہیں۔ پھیری والے پھرتے رہتے ہیں۔ کوئی مٹھائی بیچتا ہے کوئی برف کوئی مونگ پھلی وغیرہ۔ جب کوئی پھیری والا آتا ہے فوراً بچوں کے بہانہ سے کچھ خرید لیتے ہیں خود بھی کھاتے ہیں اور اُن کو بھی کھلاتے ہیں۔ اس طرح ان کو کھانے کی عادت پڑتی ہے جس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور وہ ناجائز طریق سے حاصل کرنے میں دریغ نہیں کرتے۔ لیکن روزے میں کھانے پینے کی عادت چھوڑنی پڑتی ہے اور جب جائز خواہش کو دباتے ہیں تو غیر طبعی اور ناجائز خواہشیں مِٹ جاتی ہیں۔"

(الفضل ۱۳ جنوری ۱۹۶۵ء)

"ایسے لوگ بھی ہیں جو روزہ کو بالکل معمولی حکم تصور کرتے ہیں۔ اور چھوٹی چھوٹی وجوہ کی بنا پر روزہ ترک کر دیتے ہیں۔ بلکہ اس خیال سے بھی کہ ہم بیمار ہو جائیں گے روزہ چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ کوئی عذر نہیں کہ آدمی خیال کرے کہ میں بیمار ہو جاؤں گا۔ میں نے تو آج تک کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا جو یہ کہہ سکے کہ میں بیمار نہیں ہوں گا۔ پس بیماری کا خیال روزے ترک کرنے کی جائز وجہ نہیں ہو سکتا۔ پھر بعض اس عذر پر روزہ نہیں رکھتے کہ انہیں بہت بھوک لگتی ہے۔ حالانکہ کون نہیں جانتا کہ روزہ رکھنے سے بھوک لگتی ہے۔ جو روزہ رکھے گا اس کو ضرور بھوک لگے گی۔ روزہ تو ہوتا ہی اس لئے ہے کہ بھوک لگے اور انسان اس کو برداشت کرے۔ جب روزہ کی یہ غرض ہے تو پھر بھوک کا سوال کیسا۔ پھر کئی ہیں جو ضعف ہو جانے کے خیال سے روزہ نہیں رکھتے۔ حالانکہ کوئی بھی ایسا آدمی نہیں جس کو روزہ رکھنے سے ضعف نہ ہوتا ہو۔ جب وہ کھانا پینا چھوڑے گا تو ضرور ضعف بھی ہوگا۔ اور ایسا آدمی کوئی نہیں ملے گا جو روزہ رکھے اور اُسے ضعف نہ ہو۔ بلکہ اس کے اندر طاقت اور قوت پیدا ہو جائے۔ سوائے اس کے کہ اللہ کی طرف سے کسی کو یہ نشان بطور اعجاز عطا ہو۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے چھ مہینے متواتر روزے رکھے۔ اور دو تین تولہ سے زیادہ آپ کی غذا نہ ہوتی تھی۔ بلکہ معجزانہ طور پر آپ کو طاقت اور قوت حاصل ہوتی۔ اس معجزانہ حالت سے الگ ہو کر کوئی آدمی ہمیں ایسا نظر نہیں آتا جسے روزے سے ضعف نہ ہو۔ اس لئے اس وجہ سے بھی روزہ نہیں چھوڑا جا سکتا۔

روزہ ایسی حالت میں ہی ترک کیا جا سکتا ہے کہ آدمی بیمار ہو اور وہ بیماری بھی اس قسم کی ہو کہ اس میں روزہ رکھنا مُضر ہو۔ کیونکہ شریعت کے احکام بیماری کی نوعیت کے لحاظ سے ہوتے ہیں مثلاً ایک بیمار کے لئے اجازت ہے کہ وہ تیمم کرے۔ لیکن کسی کو بیماری اس قسم کی ہو کہ وضو کرنا اُسے کوئی نقصان نہ دیتا ہو بلکہ اگر اس بیماری میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرے تو اُسے فائدہ ہوتا ہو۔ تو باوجود بیمار ہونے کے اس کے لئے تیمم جائز نہیں ہوگا۔ اسی طرح وہ بیماری کہ جس پر روزہ کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اس کی وجہ سے روزہ ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔

(آگے دیکھئے صلا پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۷ر ظہور ۱۳۵۷ ہش

اسلامی ایشیائی کانفرنس کراچی کی قراردادوں پر ایک نظر

(۱)

گزشتہ ماہ رابطہ عالم اسلامی کے زیرِ اہتمام مورخہ ۶ر تا ۸ر جولائی کو کراچی میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جیسا کہ کانفرنس کے عنوان ہی سے ظاہر ہے کہ اس میں براعظم ایشیا کے برادرانِ اسلام کے نمائندے جمع ہوئے۔ خود ہمارے ملک بھارت سے بھی مولانا ابوالحسن علی صاحب ندوی اور جمعیۃ العلماء ہند کے نامی گرامی علماء بھی خصوصیت سے مدعو ہوئے۔ اس کانفرنس میں مسلمانانِ عالم سے متعلق کون کونسے امور تفصیلی طور پر زیرِ بحث آئے نہ ہمارے پاس اس کی تفصیل پہنچی ہے اور نہ ہی ہمیں اس بارہ میں زیادہ علم ہو سکا ہے۔ البتہ اپنے ملک کے بعض اخباروں میں جمعیۃ العلماء ہند کے بارے میں کچھ تبصرے نظر سے گزرے ہیں۔ اور حال ہی میں لاہور شہر سے شائع ہونے والے موقر جریدہ "لاہور" ۲۳ر جولائی موصول ہوا تو اس میں مدیر محترم نے اسی کانفرنس کے بارے میں روزنامہ "امروز" لاہور کے حوالہ سے ایک مفصل خبر نقل کر کے اس پر اپنا نقطۂ نظر بھی واضح کیا ہے۔ اس مقالہ کو ہم اسی پرچہ میں قارئینِ بدر کی آگہی کے لئے مکمل طور پر نقل کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ عرصہ زیرِ اشاعت روزنامہ "جنگ" کراچی کا تراشہ بھی نظر سے گزرا جو اسی خبر پر مشتمل ہے۔

اس خبر کی تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ چار سال قبل مکہ معظمہ میں رابطہ عالم اسلامی کی جو کانفرنس ہوئی تھی اور اس میں جماعتِ احمدیہ اور اس کے مقدس بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں جس قسم کی سراسر خلافِ تعلیم اسلام قراردادیں پاس کی گئی تھیں، کراچی کی حالیہ اسلامی کانفرنس میں قریباً قریباً انہی قراردادوں کا اعادہ کیا گیا ہے۔ نامور علماء کے ایسے اجتماع نے جو بڑا معرکہ دوسری بار سر کیا، اس کا نقطۂ مرکزی بھی جماعتِ احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا ہی ہے۔ درآنحالیکہ جماعت احمدیہ جیسی عالمگیر خالص اسلامی خدمات کا کسی بھی اسلامی فرقہ یا ملک کے پاس جواب نہیں۔ پھر بھی علماء زمانہ یہی اسلام کی بڑی خدمت سمجھ رہے ہیں کہ اسلام کی فدائی جماعت کو غیر مسلم اقلیت بنا کر چھوڑیں۔ ایسا اُدھار کیوں کھائے بیٹھے ہیں یہ علماء جانیں ان کا کام۔ ہر شخص نے ایک نہ ایک دن خدا کے حضور حاضر ہونا ہے۔ وہاں نہ کسی کی چرب زبانی اور نہ تیزی وطراری کام آئے گی۔ بلکہ حق حق ثابت ہو گا اور باطل باطل۔ لیکن جب تک یہ مقررہ وقت نہیں آتا اِس دنیا میں کذب بیانی کر کے، بہتان طرازی کے ذریعہ غلط فہمیاں پھیلا کر مخلوقِ خدا کے ایک حصّہ کو ضرور بہکایا جا سکتا ہے لیکن داعیٔ حق کا فرض ہے کہ دلائل وبراہین کی روشنی میں حقیقتِ حال واضح کرے۔

پس ارشادِ قرآنی لیھلک من ھلک عن بیّنۃ ویحییٰ من حیّ عن بیّنۃ (انفال آیت ۴۳) کے مطابق آئندہ کی چند سطور میں ہم مذکورہ بالا کانفرنس کی بعض قراردادوں کا واضح دلائل وبینات کی روشنی میں جائزہ لینا چاہتے ہیں۔ اگرچہ اِس کانفرنس میں جو قراردادیں منظور کی گئیں اُن کی تعداد تو کُل چھ بتائی گئی ہے۔ لیکن جیسا کہ ہم نے ابتداء میں ذکر کیا اس کانفرنس کی قراردادیں قریباً قریباً آج سے چار سال قبل کی مکہ کانفرنس کی قراردادوں کا اعادہ ہی ہے۔ اور ہم آج سے چار سال قبل ان قراردادوں کا تفصیلی جائزہ اسی وقت پیش کر چکے ہیں۔ اندریں حالات اِس وقت ہر قرارداد کا جائزہ لینا موجبِ طوالت ہو گا۔ اِس لئے حالیہ قراردادوں کی چیدہ چیدہ باتوں پر ہی گفتگو کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

پہلے نمبر پر تو یہ بات ایسی واضح ہے جیسے سُورج کہ ایک مُسلمان کی تعریف جو حضرت آقائے نامدار پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اس سے ہٹ کر اگر کوئی شخص کوئی اور تعریف بنا لیتا ہے اور پھر اس کی روشنی میں کسی فرد یا جماعت کو غیر مُسلم قرار دینے کی کوشش کرتا ہے تو وہ خود سوچ لے کہ اس کا یہ فعل کہاں تک اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے۔ اور عاقبت کے لحاظ سے اُس کے نتائج کیا ہوں گے؟

اصح الکتب بعد کتاب اللہ البخاری کی ایک واضح حدیث ہے جس میں سیدنا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مبہم الفاظ میں فرمایا ہے:-

من صلّی صلٰوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم الّذی لہ ذمّۃ اللہ وذمّۃ رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمّتہ۔ (بخاری جلد اوّل باب فضل استقبال القبلۃ)

(یہ حدیث مشکوٰۃ مجتبائی میں بخاری کے حوالہ سے کتاب الایمان ص۱۲ میں بھی ملاحظہ کی جا سکتی ہے)

ترجمہ اس مبارک حدیث کا یہ ہے کہ جو شخص بھی ہمارے قبلہ (یعنی کعبہ شریف) کی طرف مُنہ کر کے مسلمانوں کی نماز پڑھے اور مسلمانوں کا ذبیحہ کھائے پس وہ مُسلمان ہے جس کو خدا اور اس کے رسُول کی حفاظت حاصل ہے۔ اس لئے تم خُدا کی اِس ذمہ داری کو مت توڑو۔

پس جس صورت میں کہ جماعتِ احمدیہ اور اس کے مقدس بانی علیہ السلام بارہا اعلان کر چکے ہیں کہ وہ بھی اہلِ سُنّت والجماعت کی طرح کلمہ طیبہ سے لے کر تمام عقائدِ اسلامیہ پر صمیمِ قلب سے ایمان رکھتے ہیں۔ اور بڑی بات تو یہ ہے کہ ہر احمدی جہاں بھی وہ رہتا ہے اپنی عملی زندگی بھی اسلام کی تعلیم کے مطابق گزارتا ہے۔ اس لئے ایسے واضح اعلانات اور ہر جگہ عملی نمونہ کے باوجود آئے دن جماعت کو "غیر مسلم" "غیر مُسلم" کی رٹ لگاتے چلے جانا کہاں کا انصاف، کہاں کی خدا ترسی اور کہاں کی عاقبت اندیشی ہے!؟ ؎

کچھ تو خوفِ خدا کرو لوگو
کچھ تو لوگو خدا سے شرماؤ

اِسی طرح بموجب آیتِ قرآنیہ "ھُوَ سمّٰکم المسلمین (سورۃ الحج ع۱۰) یعنی اے اُمتِ محمّدیہ خدا ہی نے تمہارا نام مُسلمان رکھا ہے۔ ہر وہ شخص جو صمیمِ قلب سے اپنے تئیں اُمتِ محمدیہ کا فرد قرار دیتا ہے اور ارشادِ نبویؐ کے مطابق اس میں وہ تمام اوصاف بھی پائے جاتے ہیں جو "مُسلمان" کہلانے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے اور اُس کے "مُسلمان" ہونے کی گارنٹی دی۔ تو ایسے شخص کے لئے کسی بھی دوسرے شخص سے اپنے "اِسلام" اور "مُسلمان" ہونے کے بارہ میں فتویٰ لینے کی ضرورت نہیں۔ اس لئے رابطہ عالمِ اسلامی مکہ والے ہوں یا ایشیائی اسلامی کانفرنس میں شریک علماء کبار، ایک بار نہیں، دو بار نہیں، ہزار بار بھی اپنے گلے پھاڑ پھاڑ کر چلا چلا کر قراردادیں منظور کرتے رہیں۔ ان کی قراردادیں احمدیوں کو ہرگز ہرگز "غیر مُسلم" نہیں بنا سکتی ہیں۔ احمدی پہلے بھی مُسلمان تھے اور بفضلہٖ تعالیٰ مُسلمان ہیں اور مُسلمان ہی رہیں گے۔ احمدیت کے پروانے اسلام کو دِل وجان سے عزیز جانتے ہیں۔ اس کی خدمت واشاعت میں مالی۔ جانی۔ حالی اور قالی ہر رنگ کی خدمت میں مصروف ہیں اور تا دمِ آخر مصروف رہیں گے!! کیا کوئی ہے جو احمدیوں کی ایسی ٹھوس اسلامی خدمات کو جُھٹلا سکے۔؟

اب ایک سیدھا سوال ہے کہ چار سال گزرے رابطہ عالم اسلامی مکہ نے احمدیوں کے بارے میں پُورا زور لگا کر رسوائے عالم قراردادیں منظور کیں۔ اور اپنے آپ کو (احمدیوں کے سِوا) اسلام کا اجارہ دار قرار دیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اِن گزشتہ چار سالوں میں احمدیوں کو چھوڑ کر رُوئے زمین کے تمام مُسلمانوں نے بالعموم اور رابطہ عالمِ اسلامی میں شریک "علماء حضرات" نے اسلام کی تبلیغ واشاعت میں کونسے ٹھوس اور قابلِ ذکر کام کئے؟ کتنے غیر مُسلموں اور بد مذاہب کے افراد کے دِلوں میں اسلام کی محبت پیدا کر کے انہیں حلقہ بگوشِ اسلام کیا۔؟ اِسی کے ساتھ دُوسرے نمبر پر یہ کہ کتنے نام کے مُسلمانوں کو باعمل اور کام کے مُسلمان بنایا۔ درآنحالیکہ سب جگہ عامۃ المسلمین کی بے عملی کی داستانیں حسرت ناک انداز میں روزانہ اخبارول کے علاوہ بسا اوقات ریڈیو میں بڑے ہی افسوسناک طریق پر سُنی جاتی ہیں۔ کیا یہ صُورتِ حال عُلماء حضرات کو کچھ کرنے کی دعوت نہیں دیتی۔؟ زبانی جمع خرچ یا محض بلند بانگ دعاوی کے پروگراموں اور خوش آئند منصوبوں سے ہمیں کچھ سروکار نہیں۔ ہمارا اصل مطالبہ تو ٹھوس کاموں کے بارہ میں ہے۔ عامۃ المسلمین تو دینی علم کی کمی کے باعث معذور سمجھے جا سکتے ہیں۔ اِس وقت ہمارا روئے سُخن مخصوص طور پر علماء حضرات کی طرف ہے ہمارا سوال انہیں سے ہے کہ جب اِس زمانہ میں آپ لوگوں کے خیال کے مطابق نہ تو کسی آسمانی مُصلح کی ضرورت ہے جو اُمتِ محمدیہ کی اصلاح کے لئے خُدا تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہو۔ حتیٰ کہ اُس امام مہدی کا بھی آپ لوگ انکار کر چکے جس کے آنے اور اُمتِ محمدیہ کی بگڑی بنانے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا اور آپ لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ آپ ہی ساری قوم اور اُمّت کی رہبری کرنے والے ہیں۔ تو ہمارا آپ ہی سے سیدھا

(باقی دیکھئے ص۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی رُو سے اللہ کے سوا ہمارا کوئی مطلوب و محبوب اور معبود و مطاع نہیں!

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہہ کر ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ آنحضرتؐ بنی نوعِ انسان کیلئے کامل نمونہ ہیں

کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی نہایت لطیف اور پُر معارف تفسیر

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۶ تبوک ۱۳۵۳ ہش مطابق ۶ ستمبر ۱۹۷۴ء بمقام مسجد اقصیٰ (ربوہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

ہمارا کلمہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اپنے اندر بڑے عمیق اور وسیع معانی رکھتا ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ خلقِ عالمین کا منبع اور سرچشمہ بھی یہی ہے۔ اس کے دو اجزاء ہیں۔ پہلا جزو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بتا کر کہ محاورۂ عرب اور لغتِ عربی کو سامنے رکھیں تو اس کے جو معنی ہمیں معلوم ہوتے ہیں وہ چار ہیں۔ ایک یہ کہ سوائے اللہ کے اور کوئی انسان کا مطلوب نہیں۔ دوسرے یہ کہ بجز اللہ کے اور کوئی ہمارا محبوب نہیں۔ اور تیسرے یہ کہ اللہ کے سوا ہمارا کوئی اور معبود نہیں۔ اور چوتھے یہ کہ اللہ کے سوا ہمارا کوئی مطاع نہیں ہے۔

مطاع کے معنوں کو اگر ہم ذہن میں رکھیں تو دوسرا جزو سامنے آجاتا ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اگر انسان نے اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بننا ہو اور اس کے لئے اس نے کوشش کرنی ہو تو فرمانِ الٰہی اس کو معلوم ہونا چاہیئے اور جب ہم فرمان کو معلوم کرنے کی کوشش کریں تو فرمان لانے والے کا ہمیں پتہ لگتا ہے۔ اور نوعِ انسانی کی زندگی کے آخر میں وہ کامل ہدایت لانے والا

خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

آیا تو فرمان لانے والے آج دنیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور فرمان کی حقیقت کو پہچاننے اور اس کے مطابق زندگی کو گزارنے کے لئے ضروری ہے کہ فرمان لانے والا اپنی اُمت کے لئے اُسوہ بنے۔ پس بطور رسول کے اور بطور اُسوہ کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری ہے۔ تا اللہ تعالیٰ جو صرف وہی مطاع ہے اس کی فرمانبرداری صحیح معنوں میں ہو سکے۔ یہ اس وسیع مضمون کا خلاصہ ہے۔

جب ہم ان چار باتوں کی طرف دیکھتے ہیں جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی پہلے حصہ میں پائی جاتی ہیں تو ہمیں پتہ لگتا ہے کہ سوائے اللہ کے انسان کا کوئی مطلوب نہیں ہے۔ اسی کو ہم نے طلب کرنا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ معرفت حاصل ہو ہم پہچانیں کہ اللہ کسے کہتے ہیں؟ کس ہستی کو اسلام نے اللہ کہا ہے؟ معرفتِ باری کا پایا جانا اور اس کی تلاش کرنا یہ مطلوب کے مفہوم میں پایا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے خود قرآن عظیم میں اپنا تعارف یوں کروایا ہے اور اپنی معرفت پیدا کرنے کے لئے ہمیں یہ کہا کہ اللہ وہ ذات ہے کہ جو

تمام صفاتِ حسنہ سے متصف

ہے۔ اور جو تمام نقائص اور کمزوریوں سے منزّہ ہے۔ کوئی کمزوری یا نقص اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا۔ اور ہر وہ خوبی جو ایک فطرتِ صحیحہ کے نزدیک ایک کامل ہستی کے اندر پائی جانی متصور ہو سکتی ہے وہ اللہ تعالیٰ میں پائی جاتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت ہے۔ اور معرفت کے نتیجہ میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ جب تک انسان کسی کے حُسن و احسان سے واقف نہ ہو، اس کا عرفان نہ رکھے، اُس وقت تک محبت پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔ مجازی محبت پیدا نہیں ہو سکتی تو جو حقیقی ہے وہ کیسے پیدا ہو سکتی ہے؟

پس محبت کے لئے معرفت کا پایا جانا ضروری ہے۔ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہمیں بتاتا ہے کہ انسان کا مطلوب سوائے اللہ تعالیٰ کی ہستی کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے انسان کے لئے فرض ہے کہ وہ

خدا تعالیٰ کی ہستی کا عرفان

رکھے۔ اس کی معرفت حاصل کرے۔ اس کو جانے پہچانے۔ علم رکھے کہ وہ ہے کیا (کن صفات کی مالک وہ ہستی ہے) اور جب ہم قرآن کریم پر غور کرتے ہیں تو ہمارے سامنے اللہ کی عظمت، اُس کا جلال، اس کی کبریائی، اُس کا حُسن اور اس کا احسان آتا ہے۔ وہ عظیم ہستی ہے۔ جب انسان کے دماغ میں اس کا صحیح تصوّر آئے تو انسان کی رُوح تڑپ اُٹھتی ہے۔ محبت کا ایک سمندر اس کے اندر موجزن ہوتا ہے۔

اور دوسری بات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں یہ ہے جو معرفت کے بعد پیدا ہوتی ہے کہ سوائے اللہ کے ہمارا محبوب کوئی نہیں۔ محبت دو باتوں کا تقاضا کرتی ہے۔ ایک تقاضا ہے محبت کا، اس خوف کا پیدا ہو جانا کہ ہمارا محبوب ہم سے کہیں ناراض نہ ہو جائے۔ اس کو اسلام کی زبان میں خشیت اللہ کہتے ہیں۔ خشیت وہ خوف نہیں جو ایک خونخوار درندے کو دیکھ کر انسان کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ خشیت وہ جذبہ ہے جو اللہ، اس عظیم ہستی کے جلال کو دیکھ کر اور اس کے حُسن کا گرویدہ ہو کر اور اُس کے احسان تلے پس کر اس احساس کے ساتھ کہ اتنے احسانات ہیں کہ ہم اپنی زندگیوں میں اُس کا شکر بھی ادا نہیں کر سکتے۔ یہ خوف پیدا ہوتا ہے کہ کہیں یہ عظیم اور صاحبِ جلال و اقتدار ہستی ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔ اور اس کے نتیجہ میں ہم اس کی محبت کو کھو بیٹھیں۔ اور اپنی اس کوشش میں کہ ہم اس کی رضا کو حاصل کریں ناکام ہو جائیں۔ یہ ہے خشیت جو اللہ تعالیٰ کی پیدا ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ میری معرفت کے حصول کے بعد جب تم محبت کے میدانوں میں داخل ہو گے

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ

اُس وقت یہ یاد رکھنا کہ صرف میری ہی ذات وہ صاحب جلال ذات ہے کہ جس کے متعلق جذبۂ خشیت انسان کے دِل میں پیدا ہونا چاہیئے کسی اَور ہستی میں نہ وہ جلال ہے نہ وہ عظمت، نہ اُس کا وہ حُسن نہ اُس کا وُہ احسان کہ انسان کے دِل میں اُس کے لئے خشیت پیدا ہو۔ ایک جابر اور ظالم بادشاہ کے لئے دِل میں خوف پیدا ہوتا ہے خشیت نہیں پیدا ہوتی۔ یعنی دِل میں یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ کہیں اُس کے ظُلم کا نشانہ ہم نہ بن جائیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ تو ظالم اور جابر نہیں۔ وہ تو رحیم اور رحمٰن ہے۔ ہم کچھ بھی نہیں کرتے تب بھی وہ ہمیں اپنی عطا سے نوازتا ہے۔ وہ رحمان ہے۔ اور جب ہم اُس کے حضور کچھ پیش کرتے ہیں تو وہ کمال رحیمیت کی وجہ سے نہ ہمارے کسی حق کے نتیجہ میں ہمارے اعمال کو قبول کرتا اور بہتر جزا ہمیں دیتا ہے۔ اور انسان کے دِل میں یہ خوف پیدا ہوتا ہے کہ اُس کے کسی گناہ کے نتیجہ میں اُس کی کسی کمزوری کی وجہ سے وہ عظیم حُسن و احسان کا مالک ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔ اور اس کی محبت اور اس کی رضا سے ہم محروم نہ ہو جائیں۔ پس

محبّت کا ایک پہلو

تو خشیت کا ہے۔ یعنی ہر وقت انسان لرزاں و ترساں رہے کہ کسی گناہ اور کمزوری کے نتیجہ میں کہیں ہمارا ربّ کریم ہم سے ناراض نہ ہو جائے اور محبت کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ انسان پورے عزم کے ساتھ اُن اعمال کے بجا لانے کی کوشش کرتا رہے کہ جن کے متعلق قرآن کریم نے کہا ہے کہ اُن کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کے پیار اور رضا کو تم حاصل کر سکتے ہو۔ یہ دوسرا پہلو ہے۔ ایک یہ کہ اُس کی ناراضگی کہیں مول لینے والے نہ بن جائیں اور دُوسرے یہ کہ اس کی رضا اور اُس کی محبت کو حاصل کرنے والے ہم بنیں۔ ورنہ یکطرفہ اور ناقص محبت جس کے نتیجہ میں محبوب کے دِل میں محبّ کی محبت پیدا نہیں ہوتی لایعنی چیز ہے۔ اور یہاں یہ سوال نہیں کہ جس سے انسان فطرتاً پیار کرتا ہے۔ وہ اس سے پیار کرنے کے لئے تیار ہی نہیں۔ یہ نہیں اُس نے تو اپنے پیار کے لئے انسان کو پیدا کیا۔ یہاں

سوال یہ ہے

کہ جو انسان سے پیار کرنا چاہتا ہے۔ اور انسان جس کے پیار کو فطرتاً حاصل کرنے کا خواہش مند ہے کہیں وہی انسان اپنی کوتاہی یا غفلت یا گناہ یا اِباء اور استکبار کے نتیجہ میں اپنے پیارے کو ناراض نہ کر لے اور اُس سے دُوری کے سامان نہ پیدا ہو جائیں۔ اور جو محبت اُس سے ملنی چاہیئے جس کا اُس نے وعدہ کیا ہے جس کی اُس نے بشارت دی ہے اُس سے ہم کہیں محروم نہ ہو جائیں۔ پس "سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں" کے یہ معنے ہیں کہ اللہ کے سوا کسی کے متعلق ہمارے دل میں خشیت کا جذبہ نہ پیدا ہو۔ انسان جب خدا کا ہو جائے تو پھر دُنیا کی طاقتیں اُسے مرعوب نہیں کیا کرتیں۔ اور جو شخص یہ کہے کہ مَیں دُنیا کی طاقتوں سے مرعوب ہوا دوسرے لفظوں میں وہ یہ اعلان کر رہا ہے کہ میرا خدا کے ساتھ واسطہ ہی نہیں۔ ورنہ آدمؑ سے لے کر معرفت حاصل کرنے والوں نے خدا تعالےٰ کے پیار کے سمندر اپنے دِلوں اور سینوں میں موجزن کئے اور

خدا تعالیٰ کی خشیت

کے سوائے اور کوئی خوف اور خشیت تھی ہی نہیں اُن کے دِلوں میں۔ یہ جو خشیت اللہ ہے یہ غیر اللہ کے خوف کو مٹا دیتی ہے۔ اللہ سے یہ ڈر کہ کہیں وہ ناراض نہ ہو جائے، ہر دُوسرے کے خوف کو دِل سے نکال دیتا ہے۔ کیونکہ مثلاً ایک جابر بادشاہ کا یہ خوف ہو گا کہ کہیں ہم پر وہ ظُلم نہ کرے۔ اور اس نے اُسے مُنہ موڑ کر کوئی جاہل انسان اُس ظالم کے ظلم سے بچنے کیلئے

اُس کو خوشامد کر سکتا ہے۔ مگر ایک مؤمن اور خدا کا عارف بندہ خوشامد نہیں کر سکتا...... ہم احمدی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک محبوب، رُوحانی فرزند کی بیعت میں آ کر ہم نے اللہ تعالیٰ کی معرفت اپنے اپنے دائرۂ استعداد میں حاصل کی جس کا مطلب یہ ہے کہ

ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں

اور اس کا اعلان کرتے ہیں کہ ہم پورے اور کامل طور پر اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو پہچانتے ہیں۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کو سمجھتے اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو گزارتے ہیں۔ (اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں جو مَیں آپ کو بتا رہا ہوں) ایک احمدی کا دِل ہے اُس کے اندر سوائے خدا کی خشیت کے اَور کسی کی نہ خشیت (پیدا) ہو سکتی ہے کیونکہ اُس جیسا کوئی نہ حُسن رکھتا ہے نہ اِحسان کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اور نہ کسی اَور کا خوف پیدا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اُس کی عظمت اور اُس کے جلال کو دیکھنے کے بعد دُنیا کی بڑی سے بڑی طاقتیں خدا کے ایک عارف بندے کو کیڑے کی مانند نظر آتی ہیں اور

محبّت و رضائے الٰہی

کے لئے ہی تو یہ جماعت اور اس کے افراد اس قدر قربانی دے رہے ہیں کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اور پھر یہ جماعت خدا تعالےٰ کے پیار کو بھی حاصل کرتی ہے......

آپ سوچا کریں کہ کیوں آپ نے مہدیٔ معہود کو قبول کیا؟ کوئی مقصد ہونا چاہیئے۔ ساری دُنیا کو چھوڑ کر اپنے عزیزوں تک کی گالیاں سُننے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور آپ نے مہدیٔ معہود علیہ الصّلوٰة والسّلام کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا۔ پس ایک ہی چیز ہے کہ مہدیٔ معہود کے ذریعہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا۔ اور مہدیٔ معہود کے ذریعہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم کا یہ حسین وعدہ ہمارے کانوں میں پڑا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کا منشا یہ ہے اور اُس کا منصوبہ یہ ہے کہ ساری دُنیا میں اسلام کو غالب کرے۔ ایک عام دُنیوی عقل اس کو قبول نہیں کرتی۔ عقلاً یہ انہونی بات ہے۔ یہ کیسے ہو جائے گا۔ دُنیا نے ایٹم بم بنا لئے۔ یہ کر لیا، وہ کر لیا، چاند پر کمند ڈال لی، دُوسرے ستاروں کی طرف اُس کی نگاہیں اُٹھی ہوئی ہیں۔ اور تم یہ کہتے ہو کہ خُدا نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ

اِسلام تمام ادیان پر غالب آئے گا

سلف صالحین اور پہلے جو صلحاء اور اولیاء اُمّت میں گزرے ہیں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ یہ زمانہ مہدی کا زمانہ ہے، وہ زمانہ آ گیا ہے۔ ہم نے مہدی کو پہچانا اور اس کو قبول کیا۔ ہم قربانی دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کی محبّت کی خاطر۔ اُس کی خشیت کے باعث۔ وہ تو ہمیں یہ کہتا ہے کہ مَیں نے دُنیا میں اِسلام کو غالب کرنا ہے۔ پھر بھی ہم سُستی دِکھائیں اور اس کو ناراض کر لیں۔ اور وہ تو یہ کہتا ہے کہ مَیں نے اِس زمانہ میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا جھنڈا گھر گھر گاڑ دینا ہے۔ اور تمہارے ذریعہ سے، ناچیز ذرّوں کے ذریعہ سے اپنی قدرت کے جلوے دُنیا کو دِکھانے کی خاطر۔ اور ہم یہ کہیں کہ اللہ تعالےٰ کی رضا کے حصُول کی ہمیں ضرورت نہیں۔ ہم سُست ہو جائیں گے غفلت کریں گے۔ لیکن احمدی تو یہ نہیں کہتے۔ ایک ایسی جماعت خدا تعالےٰ نے پیدا کر دی ہے کہ اُسے دُنیا پہچان ہی نہیں رہی کہ کس خمیر سے یہ بنی ہے۔ اور خمیر وہی ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے فرمایا ہے کہ میری فطرت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے۔

ایک احمدی کی فِطرت میں ناکامی کا خمیر نہیں

خدا نے کہا کہ میں دُنیا میں اسلام کو غالب کروں گا۔ اور ہم اپنی جانیں تو دے سکتے ہیں مگر اِس عقیدہ سے ہٹ نہیں سکتے کہ خدا تعالیٰ نے یہ کہا ہے اور یہ بات پوری ہو کر رہے گی۔ یہ تو ہو کر رہے گی۔ اور احمدی اس حقیقت کو جانتا ہے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے وہ اس کے احکام کی پابندی کرنے والا ہے۔

تیسری چیز لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں اور تیسرے معنی اس کے یہ ہیں کہ سوائے اللہ کے میرا کوئی معبود نہیں۔ دُنیا میں، عالمین میں کوئی ایسی ہستی نہیں جس کی صفات کا رنگ میں اپنے اُوپر چڑھاؤں۔ میں صرف اس کا بندہ ہوں اور اس کی صفات میں ہی رنگین ہونے کی کوشش کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کی صفت جو ہے اس کے متعلق آیا ہے

رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ

اللہ تعالیٰ کو جو گالیاں دینے والے دہریہ ہیں خُدا تعالیٰ اُن کو بھُو کا نہیں مارتا بلکہ قرآن کریم نے تو یہ کہا کہ اِس دُنیا میں ہم اُن کو بڑے مال دے دیتے ہیں کیونکہ جو رُوحانی اور دینی معاملات ہیں اُن کے فیصلے اور جزاء سزا کے احکام دُوسری دُنیا میں جاری کئے جاتے ہیں۔ ویسے بعض حکمتوں کے مطابق یہاں بھی جاری کئے جاتے ہیں لیکن عام اُصول یہ ہے کہ یہاں نہیں بلکہ وہاں فیصلے ہوں گے لیکن جب ظلم آخری حد تک پہنچ جاتا ہے اور خدا کے بندوں پر انتہائی تکالیف نازل کی جاتی ہیں۔ اُس وقت خدا تعالیٰ اپنی قدرت اور مالکیت کے جلووں کی ایک جھلک، جو آخری فیصلہ ہے اُس کی جھلک اِس دُنیا میں بھی دِکھا دیتا ہے۔ لیکن جب تک ظلم اِس حد تک نہ پہنچے اُس کی یہی سُنّت ہے۔ قرآن کریم نے یہی بیان فرمایا ہے، ہماری انسانی تاریخ نے یہی ریکارڈ کیا اور یہی محفوظ رکھا۔ خدا تعالیٰ کی رحمت ہر دُوسری چیز پر وسیع ہے۔ اور اس کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ پس جب ہم یہ کہتے ہیں کہ سوائے اُس کے ہمارا کوئی معبود نہیں اور اُس کی صفات اپنے اندر پیدا کریں گے

تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کے حکم کے ماتحت

اِس کا یہ مطلب ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ کی رحمت وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ ہے اُس کے بندے کا بھی رحم کا سلوک وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ اور کسی پر غصّہ یا کسی کو دُکھ پہنچانے کا خیال بھی ایک احمدی کے دماغ میں پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ کجا یہ کہ اس کا ہاتھ دُکھ پہنچانے لگے۔ دماغ کو بھی اس گندے خیال سے پاک رکھنا ایک احمدی کا فرض ہے۔ اِس لئے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے مفہوم کو ہم سمجھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی معرفت ہمیں حاصل ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا عبد بننا، اُس کے لئے اپنی اِس دُنیاوی ظاہری زندگی سے عملاً ہاتھ دھو بیٹھنا، فنا کے لبادے کو اپنے اُوپر اوڑھ لینا اور اسی کے رنگ میں رنگین ہونا اور نفسانی رنگوں اور جذبات کو مٹا ڈالنا یہ ہو نہیں سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت نہ کی جائے۔

اس لئے چوتھے معنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے جو ہمیں سمجھائے گئے وہ یہ ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی ہمارا مُطاع نہیں۔ اُس کے احکام، اُس کے

اوامر و نواہی پر عمل کرنا ہمارا فرض ہے

کیونکہ اس کے بغیر خدا تعالیٰ کا رنگ ہم پر نہیں چڑھ سکتا۔ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ۔ یہ لفظ ہمیں بتاتا ہے (اِس سلسلہ میں میں بتا دیتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیا ہیں تو آپ نے کہا قرآن (خُلُقُہُ الْقُرْاٰن)۔ قرآن کریم کیا ہے؟ (یہ اب میں پوچھتا ہوں) اوامر و نواہی یعنی احکام کا مجموعہ ہے۔ برکات کا مجموعہ اور احسان کا مجموعہ ہے۔ پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قرآن کریم سارے کا سارا محمد صلے اللہ علیہ وسلّم کی زندگی میں جلوہ گر ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی قرآنی اخلاق سے مُزیّن اور خوبصورت بنی ہوئی ہے۔ اور ہمارے لئے وُہ اُسوہ ہے۔ اِس لئے دُوسرے جُزو کی ضرورت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی کامل اِتّباع بندے نے کرنی ہو، اُس کا پُورا اور حقیقی فرمانبردار بننا ہو تو اُس کے فرمان کا علم ہونا چاہیئے۔ فرمانبردار تبھی بنے گا کہ جو اُس کا حکم ہے اُس کا پتہ ہو۔ اگر فرمانبردار ہم نے بننا ہے اور حقیقی فرمانبردار بننا ہے تو اُس کے فرمان کا ہمیں علم ہونا چاہیئے۔ اور

ساری دُنیا کی طرف اللہ تعالیٰ کا فرمان لانے والے

حضرت خاتم الانبیاء محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو فرمان کے علم کے لئے فرمان لانے والے پر یقین ہونا چاہیئے کہ جو یہ کہہ رہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ احکام، یہ اوامر، یہ نواہی، یہ سبق اور زندگی کے مختلف شعبوں کے یہ اُصول بیان کئے ہیں وہ سچا ہے۔ اس کے بغیر تو آپ فرمان پر ایمان نہیں لائیں گے۔ اور نہ آپ اس کے بغیر اتباع کر سکتے ہیں۔ اور نہ خدا تعالیٰ کو اپنا مطاع بنا سکتے ہیں پس لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نے تقاضا کیا کہ اس عظیم اور جلیل القدر ہستی پر ہم ایمان لائیں جو خدا تعالیٰ کی کامل شریعت اور کامل ہدایت دُنیا کی طرف لانے والا تھا یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلّم۔ پس کلمہ طیبہ کا دُوسرا حصّہ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہے۔ اس میں دو ایمانوں کی طرف اشارہ ہے۔ خالی حکم انسان کو پُوری طرح عمل کرنے کا اہل نہیں بناتا۔ جب تک کوئی نمونہ سامنے نہ ہو تو نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی دو حیثیتیں ہیں۔ اور دونوں بڑی پیاری حیثیتیں ہیں۔ دونوں ہمیں آپ کا عاشق بنانے والی ہیں۔ ایک یہ کہ آپ کامل ہدایت اور شریعت لے کر آئے۔ اور دُوسرے یہ کہ ان احکام کی بجا آوری میں نوعِ انسانی کے لئے آپ ایک کامل نمونہ بنے۔ آپ اُسوۂ حسنہ تھے۔ آپ جیسا اُسوہ نہ پہلوں نے کبھی دیکھا نہ بعد میں کوئی دیکھ سکتا ہے۔ پس

خالص اتّباع کا کامل نمونہ

حضور نبیٔ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دِکھایا اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یہ دونوں معنی ہمیں بتاتا ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نے تقاضا کیا کہ فرمان آئے گا۔ جب کامل بندہ بننا ہے اور خدا تعالیٰ کے اخلاق کے رنگ میں رنگین ہونا ہے تو ہمیں یہ پتہ ہونا چاہیئے کہ خدا چاہتا کیا ہے؟ اس کا حکم کیا ہے اس کا فرمان کیا ہے؟ اِس واسطے فرمان لانے والے عظیم وجود پر ایمان لانا ضروری ہوگیا۔ اور فرمان لانے والے کے عظیم اُسوۂ حسنہ پر ایمان اور اعتقاد اور یقین بھی ضروری ہوگیا۔ اس کے بغیر تو کوئی شخص اپنے محدود دائرۂ استعداد کے اندر رُوحانی ترقی کر ہی نہیں سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا ہے کہ نبوّت اور صدّیقیت اور دوسرے جو بزرگی کے القاب اور مقامات ہیں۔ صرف وہ ہی نہیں بلکہ رُوحانیت کا ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ بھی

حضرت محمّد صلّے اللہ علیہ وسلّم کے رُوحانی فیض کے بغیر

انسان حاصل نہیں کر سکتا۔ اور یہی ایک حقیقت ہے۔ اس واسطے ہر شخص کے لئے خواہ وہ عالم ہو یا جاہل۔ خواہ اس کی رُوحانی استعداد بڑی ہو یا چھوٹی۔ محمّد صلّی اللہ علیہ وسلم ہی وہ اُسوہ ہیں جو اس کے دائرہ استعداد میں اس کی رُوحانیت کو ممکن کمال تک پہنچا سکے (”ممکن کمال“ میں نے دائرہ کی وجہ سے کہا ہے۔ اس اُسوہ کے بغیر ایسا ممکن نہیں) پس میں نے بتایا ہے کہ یہ ہمارا عظیم کلمہ ہے جس کا ایک جُز لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور دُوسرا جُز مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔ اور سوائے اللہ کے کوئی ہمارا مطلوب نہیں۔ اور اس طلب میں (”مطلوب“ کا مطلب ہے جس کے لئے طلب ہو) ہم نے اس کی معرفت حاصل کی اور اس معرفت کے نتیجہ میں ہمارے دِل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا ہوئی اور اس کی رضا کے حصُول کی ایک

بہت بڑی تڑپ

بھی پیدا ہوئی تاکہ اس کا پیار ہمیں حاصل ہو۔ صرف یک طرفہ ہمارا پیار نہ رہے

اس کا پیار بھی ہمیں حاصل ہو۔ اور اس کے پیار کے حصول کے لئے عبد بننا ضروری ہے۔ اس واسطے سوائے اس کے کوئی معبود نہیں۔ جب تک خدا تعالیٰ کے اخلاق اور اس کی صفات کے رنگ میں انسان رنگین نہ ہو خدا تعالیٰ کا پیار انسان حاصل ہی نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اور پہلو سے اس کو بیان کیا ہے۔ ایک اور طریق سے آپؑ نے فرمایا ہے کہ وہ پاک ہے اور جب تک تم پاک نہیں ہوگے اس کی محبت کو پا نہیں سکتے۔ وہ تمام صفات حسنہ سے متصف ہے۔ جب تک تم اور میں اس کے مطابق اخلاق اپنے اندر پیدا نہ کریں اس کی محبت کو نہیں پا سکتے۔ وہ تمام کمزوریوں سے منزہ ہے۔ جب تک ہم استغفار کی چادر میں لپیٹ کر اس کے فضل کے ساتھ اپنی تمام کمزوریوں کو چھپا نہ لیں اُس وقت تک ہم اُس کے پیار کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اور عبد بننے کے لئے اُس کے فرمان کے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ بلکہ مجھے یہ کہنا چاہیئے کہ اس کے فرمان کی موجودگی کی ضرورت ہے اور وہ پاک وجود جو کامل شریعت اور ہدایت لایا اس پر ایمان کی ضرورت ہے۔ اور ان احکام کے مطابق ان اوامر و نواہی کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے کے لئے ایک بہترین

ایک اعلیٰ ترین نمونہ

کی ضرورت ہے جو ہمارے سامنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں رکھا گیا۔ پس یہ دُنیا جس میں دُنیا کے لوگ بستے ہیں۔ ایک اور دُنیا ہے اور وہ دُنیا جس میں احمدی بستے ہیں وہ ایک اور ہی دُنیا ہے۔ اور احمدیوں کا فرض ہے کہ اپنے نفسانی جذبات کو بالکل فنا کر دیں۔ اور کسی صورت میں، کسی حال میں غصہ اور طیش میں نہ آئیں اور نفس بے قابو ہو کر وہ جوش نہ دکھلائے جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول لیتا ہے۔ بلکہ تواضع اور انکسار کی انتہا کو پہنچ جائیں۔ اور اپنی پیشانیاں ہمیشہ خدا تعالیٰ کے حضور زمین پر رکھے رہیں۔ عملاً اس

مادی زندگی میں

یہ ممکن نہیں لیکن رُوحانی زندگی میں نہ صرف یہ کہ اس کا امکان ہے بلکہ ہزاروں لاکھوں ایسے لوگ پیدا ہوئے جن کی پیشانی خدا تعالیٰ کے حضور ہمیشہ زمین پر پڑی رہی۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے اپنی رحمتوں سے انہیں نوازا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو تیرے عشاق بن جاتے ہیں تو ہر دو عالم ان کو دے دیتا ہے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ایک شعر کے دو مصرعوں میں لفظوں کی ترتیب بدل کر کیسے عجیب شان پیدا کی ہے) جو تیرے عاشق حقیقی بن جائیں تو ہر دو جہان اُن کو دے دیتا ہے۔ لیکن جو خود کو تیرے غلام سمجھتے ہیں وہ ان جہانوں کو لے کر کیا کریں۔ وہ تو تیرے در پر پڑے ہوئے ہیں۔ اور اسی میں خوش ہیں۔ ہم بھی اس کے در پر پڑے ہوئے اور اسی میں خوش ہیں۔ اور سوائے اس کے ہمارے دل میں کسی ہستی کی خشیت یا اس کی محبت کے حصول کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنے در پر ہی پڑا رہنے دے۔ اور کبھی شیطانی وسوسہ ہمارے ماحول میں گھسنے نہ پائے کہ سب قدرتیں اسی کو ہیں ٭

(الفضل ۳۰ جولائی ۱۹۷۸ء)

”یہ کہنا کہ حضرت مقدس نبویؐ کی تعلیم یہ ہے کہ ”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ“ کہنے سے گناہ دور ہو جاتے ہیں، یہ بالکل سچ ہے۔ اور یہی واقعی حقیقت ہے کہ جو محض خدا کو واحد لاشریک جانتا ہے اور ایمان لاتا ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی قادر یکتا نے بھیجا ہے تو بے شک اگر اسی کلمہ پر اس کا خاتمہ ہو تو نجات پا جائے گا۔ آسمانوں کے نیچے کسی کی خودکشی سے نجات ہرگز نہیں اور اس سے زیادہ کون پاگل ہوگا کہ ایسا خیال بھی کرے۔ مگر خدا کو واحد لاشریک سمجھنا اور ایسا مہربان خیال کرنا کہ اُس نے نہایت رحم کر کے دُنیا کو ضلالت سے چھڑانے کے لئے اپنا رسول بھیجا جس کا نام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ یہ ایک ایسا اعتقاد ہے کہ اس پر یقین کرنے سے رُوح کی تاریکی دُور ہوتی ہے۔ اور نفسانیت دُور ہو کر اس کی جگہ توحید لے لیتی ہے۔“

(مسیح موعودؑ)

خاص دُعاؤں کی تحریک

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

رمضان شریف کا بابرکت مہینہ گزر رہا ہے۔ اور چند روز بعد ہی اس کا آخری عشرہ بھی شروع ہونے والا ہے۔ اس کی مناسبت سے خاکسار احباب جماعت کو بعض قسم کی خاص جماعتی دُعاؤں کی تحریک کرنا چاہتا ہے۔

(۱) سب سے پہلے احباب ان مبارک ایام میں اسلام اور احمدیت کے عالمگیر رُوحانی غلبہ کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرتے رہیں۔ چونکہ اس اہم غرض کے پیش نظر سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اس وقت یورپ کے تبلیغی و تربیتی دورہ پر ہیں۔ اس لئے احباب حضور کے اس دورہ کو اسلام و احمدیت کے لئے ہر طرح موجب برکت ہونے اور حضور کے ہر طرح خیر و عافیت سے رہنے اور مع الخیر واپس مرکز سلسلہ ربوہ پہنچنے کے لئے دُعائیں کرتے رہیں۔

(۲) ربوہ سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی عام طبیعت بوجہ پیرانہ سالی کمزور ہی رہتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان دنوں بلڈ پریشر بھی غیر معمولی طور پر بڑھ گیا ہے۔ چنانچہ اخبار الفضل مورخہ ۸؍۵ میں جو اطلاع شائع ہوئی اس کے مطابق مورخہ ۸؍۳ سے آپ کا بلڈ پریشر حد سے زیادہ بڑھ گیا ہے۔ ۲۲۰/۱۳۰ تک ہو رہا ہے۔ کمزوری بہت محسوس ہوتی ہے۔ حضرت سیدہ ممدوحہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صاحبزادی ہیں اور حضورؑ کی مبشر اولاد میں سے ہیں۔ اور یہی ایک مبارک وجود ہم میں اس وقت زندہ موجود ہیں۔ جن کی شب و روز دُعائیں جماعت کے لئے وقف ہیں۔ اس لئے ہم سب خدام کا بھی فرض ہے کہ حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی اور ہمارے سروں پر تادیر سلامت رہنے کے لئے دُعائیں کرتے رہیں۔

(۳) بیرونجات کے دوست اکثر قادیان میں دُعاؤں کے لئے لکھتے رہتے ہیں۔ اُن کی خواہش پر دونوں مرکزی مساجد میں اور جمعہ کے روز دُعاؤں کے اعلانات کرنے کا التزام ہے۔ اور مقامی احباب سب کے لئے دُعائیں بھی کرتے رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہر دوست کی جملہ نیک خواہشات کو پورا کرے۔ اور ہر قسم کی پریشانیوں کو دور کرے اور ہمیشہ وہ اس کی رحمتوں کے وارث بنتے رہیں۔

اس سلسلہ میں میں بیرونجات کے تمام احباب جماعت سے بھی یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ بھی قادیان کے تمام مقامی احباب کو بھی رمضان شریف کے مبارک ایام میں اپنی دُعاؤں میں خاص طور پر یاد رکھیں۔ یہاں پر کچھ بیمار ہیں۔ کسی کو کسی طرح کی پریشانی ہے، مختلف قسم کی ضروریات اور حاجات ہیں جنہیں خدا تعالیٰ ہی اپنے فضل سے پورا کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ ان سب کی فکرمندیوں کو دُور کرے۔ ان کی ضرورتوں کو پُورا کرنے کے سامان کرے اور سب بیماروں کو شفا بخشے۔ آمین۔

(۴) اسی طرح پر بیرونجات کے ایسے احباب اور جماعتیں جو درویشان کی مختلف ضروریات کے سلسلہ میں مرکز سے غیر معمولی تعاون فرماتے ہیں۔ ان سب کے لئے بھی خاکسار احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتا ہے۔ اس ضمن میں (۱) مرحوم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کا خاندان۔ محترم میاں محمد حسین صاحب۔ میاں محمود احمد صاحب صدیق آف کلکتہ۔ (۲) لندن مشن (۳) کینیڈا مشن (۴) لندن کے مخلص افراد بذریعہ امام صاحب لنڈن (۵) انڈونیشیا اور ماریشس کے خاص خاص احباب۔ اسی طرح اور دوسرے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فضلوں اور برکتوں سے نوازتا رہے۔

(۵) آخر میں میں اپنے لئے اور خصوصیت سے سیدہ امۃ القدوس بیگم کے لئے دُعا کی درخواست کرتا ہوں۔ انہیں ایک عرصہ سے کمر درد اور ڈسک میں تکلیف چلی آرہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور خدمت دین کی توفیق اپنے فضل سے دیتا چلا جائے۔ آمین ٭

خاکسار:
مرزا وسیم احمد

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی ماہانہ رپورٹیں باقاعدہ بھجواتے رہیں۔ نیز چندہ ممبری اور چندہ اجتماع کی وصولی اور مع تفصیل ترسیل کی طرف توجہ دیں (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان)

لندن میں بین الاقوامی کانفرنس کے شاندار نتائج و اثرات

اور

حضرت مصلح موعودؓ کا ایک رؤیاء

از مکرم صدیق اشرف عسلی صاحب مولوی فاضل آف مونگرال

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ وہ کسر صلیب کرے گا۔ "مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر احمدیہ جماعت کی طرف سے لندن میں منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس کو اس لحاظ سے بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اس کانفرنس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بنفس نفیس تشریف لے جانا اور اس میں تقریر فرمانا اس کی اہمیت کو اور بڑھا دیتی ہے۔ اس موقع پر دی برٹش کونسل آف چرچز کی طرف سے ایک پریس ریلیز جاری کیا گیا جس میں احمدیہ جماعت کو مسیح کی صلیبی موت سے نجات کے موضوع پر تبادلہ خیالات کی دعوت دی گئی۔ اس دعوت کو قبول کرنے کا سب سے پہلا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہی آخری اعلان فرمایا۔ اور یہ بھی واضح فرمایا کہ جماعت احمدیہ نہ صرف لندن میں بلکہ دنیا کے ہر براعظم میں برٹش کونسل آف چرچز کے نمائندوں اور اسی طرح رومن کیتھولک چرچ کے نمائندوں کے ساتھ تبادلہ خیالات کرنے کے لئے تیار ہے۔

مذکورہ کانفرنس کا لندن میں منعقد ہونا بھی خاص اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ گذشتہ صدی تک اسی جگہ کو مرکز بنا کر ساری دنیا کو عیسائیت کا منصوبہ بنایا گیا تھا۔ اب مسیح موعود علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ کی زیر قیادت اسلام کا روحانی لشکر یلغار کرتا ہوا ان کے مرکز میں پہنچ چکا ہے۔

لندن کانفرنس کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو ارسال گرامی نامہ میں حضور تحریر فرماتے ہیں۔

"الحمد للہ کہ کانفرنس ہر لحاظ سے کامیاب رہی عیسائیوں میں ایک ہلچل پیدا ہو گئی ہے۔"

(اخبار بدر مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۷۸ء)

لندن کانفرنس کے موقعہ پر حضرت صاحب کے برطانیہ میں تشریف آوری پر برطانوی پارلیمنٹ کے ایک ممبر (Tom Cox) مسٹر ٹام کاکس نے آپ کے اعزاز میں ہاؤس آف کامنز میں ایک شاندار دعوت استقبالیہ دی۔ حضور کے ہمراہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب، چوہدری ظہور احمد صاحب، بشیر احمد خان صاحب امام مسجد لندن، منیر الدین شمس صاحب امام وغیرہ موجود تھے۔ اس دعوت میں واندز ورتھ کرائیڈن کینزنگٹن چیلسی اور ویسٹ منسٹر کے میئرز کے علاوہ انگلستان کے مختلف علاقوں کے ۱۸ ممبر پارلیمنٹ، آرسیش پیکوسلاکیہ اور ٹرنگکال کے ڈپٹی ہائی کمشنر، لائبیریا اور جنوبی افریقہ اور بہاما کے سفیر، اعلیٰ حکام اور ان کی بیگمات، مذاہب عالم کے چند معزز اراکین بعض سکھ اور ہندو احباب اور پریس کے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ اسی وقت پارلیمنٹ کا اجلاس ہو رہا تھا جس میں برطانوی وزیر خارجہ ڈاکٹر اوون تقریر کر رہے تھے چند دوستوں کے ساتھ سپیکرز گیلری میں تشریف لے گئے۔ ایک ہال میں آپ کی ملاقات سابق وزیر اعظم ایڈورڈ ہیتھ سے ہوئی۔ آکسفورڈ یونیورسٹی میں طالب علمی کے زمانہ میں مسٹر ہیتھ آپ کے کلاس فیلو بھی رہ چکے ہیں۔ دریائے ٹیمز کے کنارے واقع برطانوی پارلیمنٹ کی یہ عمارت اپنی طرز تعمیر اور خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہے۔ اور برطانیہ عظمیٰ اور اس کی روایات کی صحیح عکاسی کرتی ہے۔ یہی وہ برطانوی ایوان ہے جس میں بیٹھ کر انگریز ساری دنیا فتح کرنے کے منصوبے بنایا کرتے تھے۔ اسی ایوان سے دنیا بھر میں مسیحی مذہب کو پھیلانے کی بھی منصوبہ بندی کیا کرتے تھے۔ لیکن آج مسیح محمدی کا ایک نائب اور خلیفہ راشد اسی ایوان کے ایک حصہ میں عیسائی مدعوین کے درمیان اسلام کی فتح اور سلطنت برطانیہ میں اسلام کے فروغ کے سلسلہ میں اپنے منصوبے کا اعلان کر رہا تھا۔"

(اخبار بدر مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۷۸ء)

اب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا وہ رؤیا درج کرتا ہوں جس کے بارے میں خاکسار اپنی دانست میں یہ خیال کرتا ہے کہ اس رؤیا کے بعض پہلو ان واقعات کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں کہ جو لندن کی بین الاقوامی کانفرنس سے تعلق اس کے شاندار نتائج و اثرات کے رنگ میں ظاہر ہوئے جبکہ رؤیا کے اور بہت سے دوسرے پہلو مستقبل میں پورے ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"رؤیا میں میں نے دیکھا کہ میں لندن میں ہوں اور ایک ایسے جلسہ میں ہوں جس میں پارلیمنٹ کے بڑے بڑے ممبر اور نواب اور زمیندار اور دوسرے بڑے آدمی ہیں۔ ایک دعوتی قسم کا جلسہ ہے اس میں میں بھی شامل ہوں۔ مسٹر لائڈ جارج سابق وزیر اعظم اس میں تقریر کر رہے ہیں۔ تقریر کرتے کرتے ان کی حالت بدل گئی۔ اور انہوں نے ہال میں ٹہلنا شروع کر دیا اور ایسی ان کی حرکات سے ظاہر ہوئی کہ سب لوگوں نے سمجھا کہ ان کو جنون ہو گیا ہے۔ سب لوگ گھبرا کر کھڑے ہو گئے ہیں۔ اور وہ جلد ادھر سے ادھر ٹہلتے ہیں۔ اتنے میں لارڈ کرزن جو سامنے آ کھڑے ہوئے ان کے کان میں کچھ کہا اور وہ ٹھہر گئے۔ اور آہستہ سے لارڈ کرزن صاحب کو کچھ کہا انہوں نے باقی لوگوں سے جو ان کے گرد کھڑے تھے وہی بات کہی اور سب لوگ دوڑ کر ہال کے دروازے کی طرف چلے گئے اور باہر سڑک کی مشرقی جانب جھانکنا شروع کیا۔ ان کے اس طریق پر مجھے بھی حیرت ہوئی۔ قاضی عبد اللہ صاحب میرے پاس کھڑے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کیا کہا اور یہ لوگ دروازے کی طرف کیوں دوڑے اور کیا دیکھتے ہیں۔ قاضی صاحب نے مجھے جواب دیا کہ مسٹر لائڈ جارج نے لارڈ کرزن سے یہ کہا ہے کہ میں پاگل نہیں ہوں بلکہ میں اس وجہ سے ٹہل رہا ہوں کہ مجھے ابھی خبر آئی ہے کہ مرزا محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی فوجیں عیسائیت کے لشکر کو دباتی چلی آتی ہیں۔ اور مسیحی لشکر شکست کھا رہا ہے۔ اور وہ ہٹتے ہٹتے اس جگہ کے قریب آ گیا ہے اور یہ لوگ اس بات کو سن کر دروازے کی طرف اس لئے دوڑے ہیں کہ تا دیکھیں لڑائی کا کیا حال ہے۔ جب میں نے ان سے یہ بات سنی تو میں دل میں کہتا ہوں کہ ان کو کیا اس قدر گھبراہٹ ہے اگر ان کو معلوم ہو کہ میں خود ان کے اندر موجود ہوں تو یہ مجھے گرفتار کرنے کی کوشش کریں گے یہ خیال کر کے میں بھی دروازے کی طرف لپکا اس طرح بڑھا جس طرح وہ لوگ دیکھنے کیلئے گئے تھے اور وہاں سے خاموشی سے سڑک کی طرف نکل گیا کہ پھر میری آنکھ کھل گئی۔"

(الفضل ۲۴ جون ۱۹۴۴ء بحوالہ بدر ۲ دسمبر ۱۹۵۲ء)

درخواستہائے دعاء

۱۔ میرے ماموں محترم ناصر احمد صاحب سائیکل ڈیلرز چنیوٹ (پاکستان) ان دنوں زیارت مقامات مقدسہ اور رمضان شریف کا بابرکت مہینہ قادیان میں گزارنے کی نیت سے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں قادیان کی مقدس بستی اور رمضان شریف کی برکات سے نوازے۔

نیز میرے دادا جان محترم میاں رحیم بخش صاحب سکنہ انی صوابی مقیم ربوہ جن کی عمر اس وقت تقریباً ایک سو سال ہے جملہ احباب جماعت کی خدمت میں السلام علیکم عرض کرتے ہوئے اپنی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔　　خاکسار حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد

۲۔ بمبئی سے عزیزم صدیق احمد امینی سلمہ اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی ہے کہ میری چھوٹی بیٹی عزیزہ نعیمہ بیگم سلمہا اللہ کا اپنڈے سائیٹس کا ۲۸/۷ کو نائر ہسپتال میں آپریشن ہوا ہے۔ کئی ماہ سے عزیزہ کے پیٹ میں شدید درد رہتا تھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس اپریشن کو کامیاب کرے اور عزیزہ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ اسی طرح میری بہو عزیزہ تسنیمہ بیگم سلمہا اللہ کے پیٹ کا کئی ماہ ہوئے اپریشن ہو چکا ہے۔ مگر تا حال پیٹ میں درد رہتا ہے۔ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے۔

خاکسار شریف احمد امینی ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

مشہور عالم احمدی سائنسدان پروفیسر عبد السلام کا انقلاب انگیز تحقیقی کارنامہ

آپ کی پیش کردہ "یونیفائیڈ تھیوری" امریکہ میں کئے جانے والے تجربات کی کسوٹی پر پوری اتری

یہ تھیوری نیوٹن کے بعد گذشتہ تین سو سال کے دوران علم طبیعیات میں سب سے زیادہ اہم اور گرانقدر اضافہ ہے

ایسا انقلاب انگیز نیا نظریہ پیش کرنے پر دنیا کے نامور ماہرین طبیعیات کا زبردست اظہار تحسین

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے مشہور عالم احمدی سائنسدان پروفیسر عبد السلام صاحب نے دنیائے سائنس میں ایک انقلاب انگیز تحقیقاتی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ آپ نے ذرات کو متاثر کرنے والی مقناطیسی برقی قوت کے باہم دگر اثرات سے متعلق بنیادی اصل کے طور پر بالکل جدید نظریہ پیش کیا ہے۔ آپ کا پیش کردہ یہ نظریہ امریکہ میں کئے جانے والے انتہائی دقیق تجربات کی کسوٹی پر پورا اترا ہے۔ نامور سائنسدانوں نے آپ کے اس نظریہ کو سر آئزک نیوٹن کے بعد گذشتہ تین سو سال کے دوران طبیعیات میں سب سے زیادہ اہم اور گرانقدر اضافہ قرار دیا ہے۔

پاکستان ٹائمز لاہور نے اپنے یکم اگست ۱۹۷۸ء کے شمارہ میں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے اس عظیم کارنامہ کو ایک خبر کی شکل میں نمایاں طور پر شائع کیا ہے۔ اس خبر کا ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:-

راولپنڈی ۳۱ جولائی۔ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کی فراہم کردہ اطلاع مظہر ہے کہ مشہور عالم پاکستانی سائنس دان پروفیسر عبد السلام اور امریکہ کے پروفیسر ایس۔ وائنبرگ (PROF. S. WEINBERG) نے خالص اپنی ذاتی ریسرچ کے بل پر طبیعیاتی سائنس میں "یونیفائیڈ تھیوری" کے نام سے جو بالکل نیا اور اچھوتا نظریہ پیش کیا ہے۔ حالیہ تجربات کی کسوٹی پر وہ ہر نوع پورا اترا ہے۔ ان تجربات نے اس کی پوری پوری تصدیق کر دی ہے۔

پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے "پاک ایٹم" نامی ماہانہ نیوز لیٹر نے اپنے تازہ ترین شمارہ میں اس نئے نظریہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ یہ تجربات ماہرین طبیعیات نے امریکہ کی سٹینفورڈ یونیورسٹی (STANFORD UNIVERSITY) میں کئے ہیں۔

سائنسدان پروفیسر عبد السلام کی اس نئی تھیوری کو نیوٹن کے نظریہ کشش ثقل کے بعد جو اس نے آج سے تین صدی قبل پیش کیا تھا علم طبیعیات میں سب سے اہم اور گرانقدر اضافہ قرار دے رہے ہیں۔

برقی مقناطیسی قوت تمام برقیاتی ذرات کے مابین اثر انداز ہوتی ہے۔ یہ قوت دائیں بائیں میں تمیز نہیں کرتی۔ اور ہر عنصر کے ذرات کو مجتمع رکھتی ہے جبکہ کمزور قوت (WEAK FORCE) تابکاری کے عمل کو جنم دیتی ہے۔ اور دائیں بائیں میں تمیز روا رکھتی ہے۔

پروفیسر سلام کی "یونیفائیڈ تھیوری" کی رو سے برقیاتی ذرات کے باہمی عمل (INTERACTION) سے بعض ایسے خفیف اثرات پیدا ہونے چاہئیں جو کہ دائیں بائیں میں تمیز روا رکھتے ہوں۔ ان کمزور اور بظاہر غیر محسوس اثرات کے وجود کی تصدیق ڈاکٹر ڈک ٹیلر نے متعدد انتہائی دقیق تجربات کے ذریعہ کی (ڈاکٹر ٹیلر نے اپنے ان تجربات کا اعلان گذشتہ سال ماہ جون کو کیا تھا)

ماہرین کا کہنا ہے کہ ان تجربات سے پروفیسر سلام اور وائنبرگ کی "یونیفائیڈ تھیوری" حتمی طور پر درست ثابت ہو گئی ہے۔

پروفیسر سلام کے نظریہ کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ برقی مقناطیسی قوت اور کمزور قوت ایک ہی مظہر قدرت کے دو پہلو ہیں۔ بعینہٖ جس طرح نیوٹن کے نظریہ کشش ثقل نے اس امر کی نشاندہی کی تھی کہ وہ قوتیں جو اجسام کو نیچے کی طرف گرانے کی ذمہ دار ہیں اور وہ قوتیں جنہوں نے سیاروں کو سورج کے گرد اپنے اپنے مدار میں سنبھالا ہوا ہے۔ درحقیقت ایک ہی قوت کے دو مظاہر ہیں"۔

(پاکستان ٹائمز یکم اگست ۱۹۷۸ء (آخری صفحہ))

امتحان دینی نصاب برائے جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

بذریعہ بدر ۱۳۵۷ہش بمطابق ۱۹۷۸ء جیسا کہ قبل ازیں اخبار بدر میں اعلان کیا جا چکا ہے کہ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے دینی نصاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو لطیف تصنیفات (۱) ضرورت الامام اور (۲) دو اہم تقریریں ۱۹۰۴ء رکھی گئی ہیں کا امتحان مورخہ ۔ ا ستمبر بروز اتوار ہوگا۔ مبلغین کرام اور عہدیداران جماعت اس امتحان میں شامل ہونے والوں کے اسماء معہ ولدیت اور پورے ایڈریس کے ساتھ نظارت ہذا میں بھجوائیں تاکہ امیدواروں کی تعداد کے مطابق سوالنامے تیار کر کے بھجوائے جا سکیں۔ لہذا مبلغین کرام اور عہدیداران جماعت اس طرف خاص توجہ فرمائیں۔ اور جلد اطلاع دیں کہ ان کی جماعت میں کتنے سوالنامے بھجوائے جائیں۔

امیدواران امتحان کیلئے کتب کی رعایتی قیمت پچاس پیسے فی نسخہ تجویز کی گئی ہے۔ ڈاک خرچ اس کے علاوہ ہوگا۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اخبار قادیان

رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں قادیان میں بعد نماز ظہر تا عصر قرآن مجید کا درس بدستور جاری ہے۔ اس سلسلہ میں پہلے پانچ روز مکرم مولوی محمد یوسف صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے اس کے بعد تین روز مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور نے درس دیا اور مورخہ ۱۵ سے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی ایڈیشنل ناظر امور عامہ درس دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا کرے۔ آمین۔

۸/۷ کو مکرم عبد الرشید صاحب نیاز درویش کی بیٹی عزیزہ امۃ الجمیل صاحبہ اپنی شادی کے لئے پاکستان روانہ ہو گئیں۔ اس سلسلہ میں مورخہ ۸/۷ کو مکرم عبد الرشید صاحب نیاز کے مکان پر محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اجتماعی دعا کرائی۔

مورخہ ۸/۱۲ کو مکرم مستری محمد دین صاحب درویش کے ہاں نواسی پیدا ہوئی۔ چنانچہ تکلیف زیادہ ہو جانے کے بعد ان کی بیٹی عزیزہ امۃ الکریم کو بٹالہ ہسپتال لے جایا گیا جہاں [illegible] رات ۱۱ بجے کے قریب بچی تولد ہوئی۔ زچہ بچہ تا حال بٹالہ ہسپتال میں ہی ہیں۔ نومولودہ مکرم سید عبد الغنی صاحب بہ پورہ کی بیٹی ہے۔ احباب زچہ بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولودہ کے نیک اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

منقولات

اسلامی کانفرنس کی قراردادیں

مندرجہ عنوان سے لاہور کے ہفت روزہ "لاہور" میں ایک فکر انگیز مقالہ افتتاحیہ شائع ہوا ہے۔ جسے ہم قارئین بدر کی علمی آگاہی کے لئے مکمل طور پر ذیل میں نقل کرتے ہیں۔ کراچی میں منعقدہ پہلی اسلامی ایشیائی کانفرنس کی قراردادوں کے بارے میں ہمارا مفصل تبصرہ دوسری جگہ ملاحظہ فرمایا جاتے ——— (ایڈیٹر بدر)

روزنامہ امروز (لاہور) مورخہ ۱۵؍ جولائی ۱۹۷۸ء کی ایک خبر ہے۔

"کراچی ۔ ۱۴؍ جولائی (پ ۔ پ) پہلی اسلامی ایشیائی کانفرنس نے تمام حکومتوں سے سفارش کی ہے کہ وہ اپنے اپنے ممالک میں مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کی ناپاک سرگرمیوں کی فوری روک تھام کریں۔ ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیں اور ان کو حکومتوں میں کلیدی عہدوں پر فائز نہ کیا جائے۔ اور تمام مسلمان ان کا اقتصادی سماجی اور ثقافتی بائیکاٹ کریں۔ کانفرنس میں قادیانیوں کے متعلق چھ قرار دادیں منظور کی گئیں جن میں کہا گیا ہے کہ قادیانیوں کو کافر اور غیر مسلم قرار دیا جائے ——— ان کو مسلمان قبرستانوں میں دفن کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ ان کے ساتھ باہمی شادیاں نہ کی جائیں۔ ہر ملک اور ادارے سے تنظیم یا انجمن اپنے اپنے سکولوں، یتیم خانوں میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں۔ کیونکہ ان کی تمام خدمات اب محض استعمار اور صیہونیت کے لئے وقف ہیں اور قادیانی مسلمانوں کی مخالف قوتوں اور ان کی پالیسیوں کے زیر دست ہو چکی ہیں ——— قادیانیوں نے مختلف زبانوں میں قرآن کریم کی غلط ترجمے اور من مانی تاویلات اور تشریحات کی ہیں۔ ان کی غلط تشریحات اور غلط تاویلات کو ضبط کیا جائے ———"

یہ تاویلات جن میں جماعت احمدیہ پر جی بھر کر تبرہ بازی کی گئی ہے ہمیں یقین ہے کہ انہیں پڑھ کر ہر شریف النفس نے یہاں تاثر لیا ہوگا کہ اس کانفرنس میں شریک ہونے والے جبہ پوشوں کی اکثریت بھی علمی و اخلاقی اعتبار سے بڑے میاں کے کوتاہ ظرف کوتاہ اندیش نیم پخت ملاؤں جیسی ہی تھی ۔ وہ ایک کلمہ گو مذہبی جماعت کے خلاف اس قدر کی لغو اور لچر زبان استعمال کرنے سے گریز کرتے۔ اور یوں کھلے بندوں فرقہ واریت اور تعصب کو ہوا نہ دیتے۔

واضح رہے۔ یہ کانفرنس "رابطہ عالم اسلامی" کے زیر اہتمام منعقد ہوئی تھی۔ پاکستان اس کا میزبان تھا۔ اس کے کرتا دھرتا حکومت پاکستان کے ایک وزیر با تدبیر مسٹر اے۔ کے بروہی تھے اور پس پردہ سرگرم عمل تھے۔ پاکستان کے نظام استحکام کی مخالفت جماعت اسلامی کے تنہا ای اے کے تربیت یافتہ ظفر احمد انصاری ایسے برسر اقتدار نامہ ارکان و متاثرین۔

بین الاقوامی نوعیت کی ایسی تقاریب جن میں حکومتوں کا بالواسطہ یا بلاواسطہ عمل دخل ہو۔ ہمیشہ ایسے ضابطہ اخلاق اور رکھ رکھاؤ کے تحت منعقد ہوا کرتی ہیں کہ ان کی قراردادیں اور اعلامیہ اور خصوصی بیانوں پر جاری ہونے سے قبل اس رخ سے ہر اور دقیق نگاہ دوڑائی جاتی ہے کہ

"ان سے ملک کے کسی شہری یا طبقے کی دل آزاری تو نہیں ہوتی ——— یا

ان سے کسی قسم کے تعصب اور اشتعال کو ہوا تو نہیں ملتی۔

مبادا العیاذ کوئی ایسی بات چھپ نکلے جو ملک و ملت کی صفوں میں انتشار و افتراق کے بیج بکھیر دے۔ ان کی کسی بھی ملک کے شہریوں کے بنیادی حقوق پر زد پڑے ——— اس لئے کہ حکومتیں اور ان کے ارکان (وہ نامزد ہوں یا منتخبہ) خواہ ان کے ذاتی عقائد کچھ بھی ہوں ملک کے ہر شہری کے بنیادی حقوق کی ادائیگی کے ضامن اور ان کے مذہبی جذبات کے پاسدار ہوتے ہیں۔

افسوس ہے کہ جنرل محمد ضیاء الحق کی حکومت کے ایک وزیر با تدبیر نے بین الاقوامی رکھ رکھاؤ کی یہ روایت بھی توڑ دی ؎

پیر خم حرمی نالاں ہے ہمارا دیر چھپا پایا
سر پہ گرتا اسکیر تو بھی تو نے ازاروی

جہاں تک "رابطہ عالم اسلامی" تنظیم کا تعلق ہے ہم اس کے سابقہ و سباق اور حد و اربعہ (مستقبل قریب میں) منشاء یزدی حقائق پر مشتمل ایک سیر حاصل مقالہ لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ لہٰذا آج کی صحبت میں اس کے صرف اتنے ہی تعارف پر اکتفا کریں گے کہ یہ تنظیم پہلے پہل امریکہ کی کوشش سے مصر کے صدر ناصر مرحوم کے خلاف اسلامی ممالک میں منافرت پھیلانے کے لئے قائم کی گئی تھی اس کے قیام کا مقصد دنیا بھر کے یہودیوں کے لئے مسرت کا دن تھا۔ اور چونکہ صدر ناصر مرحوم "شاہیت" کو بھی غیر اسلامی ادارہ سمجھتے تھے اس لئے بعض عرب ممالک بھی اس "اینٹی ناصر" تنظیم کے رکن بن گئے۔ کیونکہ ان کے سربراہ بھی "صدر ناصر" کے وجود کو اپنی سلطنتوں کے لئے مستقل خطرہ سمجھتے تھے ——— اور جہاں تک ہمیں معلوم ہے جب اس تنظیم میں امریکہ کے اثر و رسوخ پر پاکستان کی جماعت اسلامی اثر انداز ہو گیا (جب کے ایک گماشتے نے اپنے مقالہ میں صدر ناصر کو بھی یہودیوں کا ایجنٹ قرار دے دیا تھا) تو صدر ایوب خان مرحوم نے امریکہ سے اس بارے میں احتجاج کیا تھا کہ اس تنظیم میں ہم سے استصواب کئے بغیر ایک اینٹی پاکستان جماعت کو اس کا رکن کیوں نامزد کیا گیا ہے جس پر پاکستان میں پابندی عائد ہے)

مسٹر اے۔ کے بروہی پاکستان کے ایک مشہور قانون دان ہیں گو ان کی قانون دانی کے طرز و انداز بھی ملک کے وقیع دیانتدار بزرگ قانون دانوں کے نزدیک بحیثیت محل نظر رہے ہیں۔ مگر یہ بات تو ایک طے شدہ حقیقت ہے کہ وہ نہ تو کوئی دینی بزرگ ہیں نہ ان کا دینی علم لوہی قابل رشک ہے۔ ورنہ انہیں ضرور یہ معلوم ہوتا کہ قرآن کریم کی آیات کی تشریحات و تراجم کے لئے نہ تو قانون دان ہونا کافی ہے۔ نہ عربی دان ہونا اور نہ کسی عرب ملک میں اس کی پیدائش ہی یہ حق عطا کر دیتی ہے۔ اہل زبان ہونا اور عربی دان ہونا اور بات ہے۔ اور قرآن کریم کا فہم رکھنا بالکل اور بات ہے۔ ورنہ بڑے بڑے عرب جبہ پوش آئے دن یہاں آکر پاکستان کو اسلام کا قلعہ اور دین کا معیار قرار دیا کرتے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کو اسلام کا قلعہ اور دین متین کا معیار قرار دیا ہے ——— قرآن کریم کے تراجم اور تشریحات کی صحت و اصابت کے بارے میں صرف اسی شخص کی رائے صحیح اور صائب سمجھی جائے گی

۱۔ جسے قرآن کریم سے محبت ہو۔ اور جسے رب کریم نے مطہر اور طباع سوچ مرحمت فرمائی ہو۔

۲۔ جو قرآن کریم کا فہم رکھتا ہو ——— اور

۳۔ جس نے قرآنی تعلیمات کو اپنی عملی زندگی پر وارد کر رکھا ہو۔

ہمارے دینی ادب کی ناقابل تردید حقیقت معلوم ہے کہ ——— پچھلے سو سال میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود کے طفیل مسلمانوں کو وسیع و عریض مملکتیں بھی عطا فرمائیں۔ ان میں سے کسی کو یہ توفیق حاصل نہ ہوئی کہ قرآن کریم کا دوسری مستعمل زبانوں میں ترجمہ کرا کے اس کے انوار کو عالم آشنا کرانے کی سعادت حاصل ہو۔ غریب جماعت کو جس نے دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے قرآن کریم کے عشق میں اپنے پیٹ کاٹ کاٹ کر اور اپنے جگر گوشوں کے منہ سے نوالے چھین چھین کر (چند لاکھ روپے سے) درجنوں مسلم زبانوں میں کلام الٰہی کے تراجم شائع کر کے اسلام کے انوار کو اقصائے دہر میں پھیلایا۔ اگر ان کی یہ تاریخی اور ایمان افروز کوشش بھی اس ناہنجار کے نمائندوں کے نزدیک غلط، مخرب اور لچر ہے تو ہم قرآن کریم کے بارے میں استعمال کی جانے والی ان شریفانہ زبان اور مخالفانہ تبصرہ کے بارے میں کیا عرض کریں۔ ہاں اگر بلا دلیل رب وارفتگی میں ہر جگہ علم اسلامی کا درس دینے والی یہ وارفتہ اسلام جماعت بھی ملحد ہے تو ہم "رابطہ عالم اسلامی" کا کیا نام تجویز کریں۔

ہم یقین رکھتے ہیں کہ جہاں تک ان لغو، لچر اور تعصب آمیز قراردادوں کا تعلق ہے جماعت احمدیہ والی پر زیادہ ملال نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ اپنی نوعیت کا پہلا پتھر نہیں جو جبہ پوشوں کے کسی ٹولے کی طرف سے ان پر پھینکا گیا ہے۔ البتہ انہیں اس بات پر ضرور دکھ ہوا ہوگا۔ اور ہونا چاہیئے۔ کہ ہر قسم کے اخلاقی، ریتی اور رسمی رکھ رکھاؤ کو بالائے طاق رکھ کر یہ قراردادیں ان کی اپنی حکومت کے ایک وزیر کے مشورہ سے پاس کی گئی ہیں۔

رہی جماعت اسلامی! تو یہ حقیقت اب کسی بھی شریف النفس ذی شعور سے مخفی نہیں کہ یہ مخیاء جماعت اس بات کی صرف عادی ہی نہیں بلکہ اس فن میں مہارت تامہ رکھتی ہے کہ جس کا کوئی کارگذاری یا سازش میں یہ خود ملوث ہو چنانچہ بندی کے طور پر بڑی بے حیائی سے اس کا سارا الزام دوسرے کے سر دھر دے۔ لہٰذا اگر ان قراردادوں میں ان کے پس پردہ سرگرم عمل کارکنوں نے جماعت احمدیہ کے بارے میں ——— "سامراج یا صیہونیت کے لئے وقف ہو" اور "مسلمانوں کی مخالف طاقتوں اور ان کی پالیسیوں کے زیر دست ہو چکے" قسم کے الفاظ بھی شامل کرا دیئے ہیں تو ان کی حیثیت بھی اپنے خفیہ دو بیرونی سرپرستوں کی پردہ پوشی کے سوا اور کچھ نہیں۔ ورنہ کون شریف النفس یہ تسلیم کر سکتا ہے کہ

۱۔ یہودیوں کی طرح بات بات پر جھوٹ تو یہ بولے

۲۔ یہودیوں کی طرح آئے دن کوئی افترا تراشا کرے

۳۔ اسرائیل کے اندر رہ ہونے والی خفیہ کارروائی اور چھپنے یا نہ چھپنے والی کتاب کا علم تو اسے ہو

۴۔ سیاست میں سرتاسر یہود یانہ ہتھکنڈے اس کے ہوں

اور ان سے ربط و ضبط کا الزام عاید اس کلمہ گو مذہبی جماعت پر ——— جسے دنیوی اقتدار اور سیاسی جھگڑوں جھمیلوں سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ جس کا اوڑھنا اور بچھونا صرف اسلام اور تبلیغ اسلام ہے۔

بعض اوقات کسی اچھی نعمت کا زوال ان

کے خواب وخیال میں بھی نہ ہو) غیر متوقع طور پر میسر آجانا بھی انسان کو اپنے اصل مقام سے اُکھاڑ دیتا ہے۔ ہمارے وزیر امور مذہب مسٹر [illegible] کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ ہے — جس طرح پاکستان کے ایک گورنر جنرل ملک غلام محمد نے خواجہ ناظم الدین (مرحوم) کی کابینہ کو برطرف کیا۔ یہ اپنے دفتر میں بیٹھے برطرف شدہ وزیر اعظم کے ایک "قانونی نکتے" پر قانونی کتب کی ورق گردانی کر رہے تھے کہ گورنمنٹ ہاؤس سے فون آیا یہ فوراً وہاں پہنچے اور جناب محمد علی بوگرہ کی کابینہ میں بطور وزیر حلف اُٹھا لیا۔ بس اس کے بعد اُنہیں اختیار و اقتدار کا ایسا چسکا پڑا کہ اُن کا شمار ملک کی [illegible] آمدنی والے وکلا میں ہوتا ہے لیکن بغیر استحقاق کے بھی اقتدار کے حصول کی تڑپ اُن کے قلب و ذہن کو ہمیشہ بے قرار کئے رہتی تھی۔ اُن کی زندگی کا ایک مطمح نظر بن گئی تھی۔ — بغیر استحقاق اس لئے کہ [illegible] حقیقی اور اصلی وزیر ہوتے ہیں جنہیں ملک کے عوام منتخب کر کے بھیجیں — چنانچہ وزارت ختم ہونے کے بعد موصوف سیاسی حلقوں میں [illegible] "جمہوریت کے بڑے چیمپئن بنے رہے مگر دراصل وہ اپنی اسی دلی خواہش کی تکمیل کے لئے ہی ہمیشہ سعی کرتے رہے۔ اور پاکستان میں جب بھی [illegible] [illegible] ہے۔ دلچسپ یہ [illegible] مارشل لاء لگا۔ انہوں نے ہر دفعہ (نہ جانے کس پیش بندی کے لئے) ہر فوجی سربراہ کی خدمت میں — حاضر ہو کر از خود اپنی بے لوث اور مخلصانہ خدمات پیش کیں۔

صدر ایوب خاں مرحوم نے اُن کی اس پیشکش کو قبول نہ فرماتے ہوئے اُن کی مرضی کے موافق بھارت میں پاکستان کا سفیر مقرر کر دیا۔ مگر وہ اُن کے طرزِ عمل کو دیکھ کر چند ماہ بعد ہی پچھتانے لگے اور اُنہیں دہلی سے واپس بلانا پڑا — صدر یحییٰ خاں نے اُنہیں شاید صدر ایوب خاں مرحوم کے تلخ تجربے کے باعث از خود ہی قابل اعتنا نہ جانا۔ البتہ جنرل ضیاء الحق نے اُن کی پیشکش قبول کر لی اور اُن کی ملک کا بڑا وزیر بننے کی دیرینہ خواہش ایک بار پھر پوری ہو گئی۔ [illegible] نے اُنہیں خدمتِ ملک و حکومت کا ایک اور موقعہ عطا فرما دیا ہے۔ تو اُنہیں کفرانِ نعمت کا مظاہرہ کرنے سے گریز کرنا چاہیئے۔ ایک ایسی حکومت کا رکن اور نمائندہ ہوتے ہوئے جو ملک کے تمام طبقات، مذہبی اور جماعتوں کے بنیادی حقوق کی نگہداری کی ضامن، اُن کے مذہبی جذبات کی آبرو کی محافظ اور اُن سب کو ایک آنکھ سے دیکھنے کی مکلف ہے کسی ایک فرقہ یا جماعت کے لیے کسی تعصب آمیز [illegible] ختم نبوت کے [illegible] نہیں ہونے [illegible] بھی کہ آج ہمارا ملک جن نازک حالات میں سے گذر رہا ہے وہ پہلے سے کہیں زیادہ ہمہ جہتی اتحاد و اتفاق عمل کے متقاضی ہیں۔ — [illegible]

(روزہ لاہور ۲۳ جولائی ۱۹۷۸ء)

میلاپالیم میں دو روزہ تبلیغی جلسہ عام

تامل ناڈو کے علماء کی خدمت میں محبت بھری دعوت

از محترم محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس

جماعت احمدیہ میلاپالیم کے زیر اہتمام مورخہ ۲۹ اور ۳۰ جولائی ۱۹۷۸ء کو نہایت کامیابی سے دو روزہ جلسہ عام منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں شمولیت کے لئے خاکسار مدراس سے اور مکرم مولوی محمد علی صاحب فاضل کوئمبٹور سے یہاں پہنچے نیز جماعت ہائے احمدیہ ٹرچنا پلی، ستان کلم، کولوڈی (ملیشیا) [illegible] اور کوئمبٹور سے بھی احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس جلسہ کے بارہ میں شہر اور مضافات میں اشتہارات تقسیم کئے گئے تھے۔ نیز دعوت نامے بھی ارسال کئے گئے تھے۔

پہلے روز کا جلسہ خاکسار کی زیر صدارت مکرم مولوی محمد علی صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔ اس جلسہ میں مکرم عبد الغفار صاحب ایم۔اے صدر جماعت۔ مکرم سید احمد صاحب اور مکرم مولوی محمد علی صاحب نے صداقت احمدیت کی مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے تقریریں کیں۔ آخر میں خاکسار نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

دوسرے دن کا جلسہ مکرم مولوی محمد علی صاحب مبلغ مقامی کی زیر صدارت خاکسار کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ مکرم ایس۔ ایم حسن ابوبکر صاحب بی ایس سی بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر عثمانیہ ہائی سکول۔ مکرم محمد سلطان صاحب۔ مکرم سلیم احمد صاحب بی ایس سی نے غیر اسلام پر ادیان مذاہب پر بذریعہ جماعت احمدیہ کے زیر عنوان نہایت اچھے پیرائے میں تقریریں کیں۔ آج کل [illegible] کے علمی حلقوں میں شریعت، طریقت اور معرفت کے عنوان پر گرما گرم بحث ہو رہی ہے۔ اس لئے غیر از جماعت زیر تبلیغ افراد کی خواہش کی بنا پر جماعت احمدیہ کے نقطۂ نگاہ سے خاکسار نے اس عنوان پر ایک گھنٹہ تقریر کی۔ آخر میں مولوی محمد علی صاحب نے مسئلہ ختم نبوت پر روشنی ڈالتے ہوئے صدارتی تقریر کی۔

تامل ناڈو کے علماء کو دعوت

اس جلسہ کے موقعہ پر کثیر تعداد میں ایک اشتہار شائع کر کے تقسیم کیا گیا۔ جس میں علاقہ تامل ناڈو کے مسلم علماء اور مسلم رسالوں کے ایڈیٹروں کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے رسالہ "راہ امن" کے توسط سے "وفات و حیات مسیح" کے زیر عنوان تحریری مناظرہ کریں۔ یہ اشتہار تمام سرکردہ علماء کرام اور مسلم رسالوں اور اخباروں کو بھجوایا گیا۔

لندن میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ منعقدہ نہایت کامیاب بین الاقوامی کانفرنس پر تبصرہ کرتے ہوئے یہاں سے شائع ہونے والے "الرحمت" ماہنامہ میں اس کے ایڈیٹر مولوی خلیل الرحمٰن صاحب ریاضی نے ایک مضمون شائع کیا تھا جس میں اُنہوں نے عیسائیت کی وکالت کرتے ہوئے حضرت مسیح ناصری کے آسمان پر زندہ۔ براجمان ہونے کے فرسودہ اور من گھڑت خیالات کا اظہار کیا تھا۔ اس مضمون کا جواب خاکسار نے رسالہ راہ امن میں شائع کرتے ہوئے مذکورہ مولوی ریاضی صاحب کو راہ امن اور الرحمت رسالوں کے توسط سے اس عنوان پر تحریری مناظرہ کی دعوت دی تھی۔ یہ اشتہار بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ خدا کرے کہ اس دعوت کو قبول کرنے کی توفیق ان لوگوں کو حاصل ہو۔ آمین۔

میلاپالیم اور شنکرن کوئل میں زیر تبلیغ افراد سے دن بھر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ اور اس موقعہ پر ایک سعید روح کو بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت بخشے۔ اور جماعت احمدیہ میلاپالیم کی ان تبلیغی سرگرمیوں کو قبول فرمائے اور بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا

خاکسار کے خسر مکرم پی۔ عبد الحمید صاحب پچھلے دو سال سے بیمار تھے کینسر (؟) کی بیماری کینسر انسٹیٹیوٹ میں زیر علاج تھے۔ لیکن اب اپنے گھر کیرالہ واپس آ گئے ہیں۔ موصوف بہت ہی کمزور اور نحیف ہو گئے ہیں اور مختلف عوارض بھی لاحق ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں میرے خسر صاحب کی کامل شفا یابی کے لئے اور لمبی عمر کے لئے نہایت دردمندانہ درخواست کرتا ہے۔ خاکسار محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس۔

تقاریب شادی

۰ — مکرم غلام مصطفیٰ صاحب ڈپٹی پوسٹ ماسٹر کٹک (اڑیسہ) کے دونوں بیٹوں کی شادی کے موقعہ پر موصوف کی خواہش کے مطابق خاکسار ۱۲ احسان ۱۳۵۷ ہش کو کٹک پہنچا۔

۱ — ۱۴ احسان کو موصوف کے بڑے بیٹے عزیز ڈاکٹر طارق احمد صاحب کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ڈاکٹر صاحب کا نکاح عزیزہ امۃ العلیم بنت مکرم سید محمد سرور صاحب کے ساتھ افریقہ میں قبل ازیں ہو چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تقریب بخیر و خوبی انجام پائی۔ ڈاکٹر صاحب ہندوستان کے وہ پہلے خوش قسمت ڈاکٹر ہیں جن کا وقف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت منظور فرمایا۔ اور گھانا میں حضور انور کی دعاؤں سے بہت کامیاب ڈاکٹر ثابت ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف اپنی بیگم صاحبہ سمیت ۹ جولائی کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے واپس گھانا پہنچ چکے ہیں۔

۲ — ڈاکٹر صاحب موصوف کے چھوٹے بھائی عزیز خالد احمد صاحب کا نکاح عزیزہ عظیم النساء صاحبہ بنت مکرم محمد ابراہیم صاحب کے ساتھ بعوض مبلغ دو ہزار روپے حق مہر بمقام چندن پور خاکسار نے مورخہ ۱۳ جولائی کو پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ بھی عمل میں آئی۔ مورخہ ۱۷ جولائی کو بعد نماز مغرب مکرم غلام مصطفیٰ صاحب نے اپنے دونوں بچوں کی دعوت ولیمہ تقریباً ڈیڑھ صد آدمی مدعو کئے۔ ان تقاریب کی خوشی میں مکرم غلام مصطفیٰ صاحب نے مبلغ چالیس روپے مختلف مدات میں چندہ ادا کیا ہے۔ روحانی و جسمانی اعتبار سے ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار عبد الحق مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

درخواست دعا — مکرم محمد یونس احمدی آف شنکر پور۔ اڑیسہ کی صحت و سلامتی کے لئے اور کاروبار میں برکت کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان

اسلامی ایشیائی کانفرنس کراچی کی قراردادوں پر ایک نظر

بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

سوال ہے کہ آپ لوگوں کی موجودگی میں اس وقت اسلام اور مسلمانوں کی جو بد سے بدتر حالت ہوتی جا رہی ہے، ایسا کیوں ہو رہا ہے ؎

تو اِدھر اُدھر کی نہ بات کر، یہ بتا کہ قافلہ کیوں لُٹا
ہمیں رہزنوں سے غرض نہیں، تری رہبری کا سوال ہے

اسلام کی صحیح خدمت، اشاعت اور عملی نمونہ سے علمائے زمانہ کی اس تہی دامنی اور بے بضاعتی کے بالمقابل خُدا کے فضل وکرم سے احمدیہ جماعت خدمت و اشاعتِ اسلام کے لئے ان قراردادوں سے پہلے بھی اکنافِ عالم میں ہمہ تن مصروف تھی اور قراردادوں کے بعد جو یہ چار سال گزرے ہیں، پہلے سے کہیں بڑھ کر تیزی سے یہ کام عالمگیر پیمانہ پر جاری ہے۔ جماعت احمدیہ کی مساعی سے اس عرصہ میں ہزاروں نفوس (جو پہلے اسلام سے بالکل ناآشنا تھے) حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔ ان کے دلوں میں پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اسی طرح بھر دی گئی جس طرح ہر احمدی کے دل میں ہے۔ جس کا عملی ثبوت وہ مالی اور جانی قربانیاں ہیں جو لگاتار خدمت و اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں وہ نہایت خندہ پیشانی سے کرتے چلے آ رہے ہیں۔ امریکہ۔ افریقہ، ایشیا اور یورپین ممالک میں مساجد کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے۔ قرآنِ مجید کے تراجم دُنیا کی مشہور زبانوں میں کروا کر کلام اللہ کو بکثرت شائع کرنے کا منصوبہ رُو بہ عمل ہے۔ بیسیوں مدارس۔ کالج جماعت کی طرف سے چل رہے ہیں۔ اور افریقہ جیسے پسماندہ ممالک میں مقامی باشندوں کی جسمانی صحت کے لئے بھی انسانی ہمدردی کی بُنیاد پر جگہ جگہ ہیلتھ سنٹرز کھولے جا رہے ہیں۔ یہ سب اُس جماعت کے کارنامے ہیں جس کو علماء حضرات "غیر مُسلم" کے نام سے نوازنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ اور خود میدانِ عمل میں آنے کے لئے تیار ہی نہیں۔ لشتان ما بین الخلّ و الخمر —!!

ایک قرارداد میں احمدیوں کا اقتصادی، سماجی اور ثقافتی بائیکاٹ کرنے کا بھی فیصلہ ہوا ہے۔ اس بارہ میں چار سال قبل ہم تفصیلی جائزہ پیش کر چکے ہیں۔ اس وقت صرف ایک ہی بات کہنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ کہ یوں تو ایشیائی اسلامی کانفرنس میں مختلف ممالک سے چوٹی کے "علماء" اس کانفرنس میں شرکت کے لئے پہنچے اور اس قرارداد کے منظور کرنے میں انہی کا بڑا عمل دخل معلوم ہوتا ہے۔ لیکن کیا کوئی بھی عالمِ دین، قرآن، حدیث اور سنّتِ نبوی کے مستند حوالوں سے اس بات کا ثبوت پیش کر سکتا ہے کہ محض عقیدہ کے اختلاف کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا خلفاءِ راشدین نے کسی بھی شخص کا ایسا بائیکاٹ کیا ہو اور اس طرح کے بائیکاٹ کی تعلیم دی ہو۔ اس بارہ میں ہماری طرف سے تمام علمائے دین کو کھلا چیلنج ہے۔ کسی بھی عالمِ دین کو ہمت ہے تو میدان میں آئے۔ تہذیب اور معقولیت کے دائرہ میں رہتے ہُوئے ہمارے اس چیلنج کا جواب قرآن و حدیث اور سنّتِ نبویؐ کے حوالہ سے دے۔ (دیدہ باید)

(بعض دیگر قراردادوں کے بارہ میں گفتگو آئندہ کی اشاعت میں ہوگی۔ اِنشاء اللہ تعالیٰ)

روزہ ایسی حالت میں ہی ترک کیا جاسکتا ہے کہ آدمی بیمار ہو

بقیہ صفحہ اوّل

بیماری سے مُراد وہی بیماری ہوگی جس کا روزہ سے تعلق بھی ہو۔ اور ایسی حالت میں خواہ بیماری کتنی ہی خفیف کیوں نہ ہو انسان روزہ ترک کر سکتا ہے۔ کیونکہ جب روزہ کا مضر اثر اس بیماری پر پڑتا ہے تو وہ بڑھ جائے گی۔

میرے نزدیک نزلہ خواہ کتنا ہی خفیف کیوں نہ ہو ایسی بیماری ہے جس کا روزہ سے تعلق ہے اور ایسے لوگوں کے لئے جنہیں نزلہ ہوتا ہے روزے رکھنے بہت مُضر اور بڑے نقصان کا موجب ہوتے ہیں۔ نزلہ کے نتیجہ میں انسان کو پیاس زیادہ لگتی ہے۔ اب روزے کے ساتھ جب وہ پیاس کو دبائے گا تو وہ اور بھی زیادہ بڑھے گی اور یہ نزلہ کے لئے بہت مُضر ہے۔

پس بسا اوقات بعض بیماریاں دیکھنے میں تو معمولی ہوں گی لیکن روزے سے تعلق رکھنے کی وجہ سے ان کا نقصان بہت بڑا ہوگا۔ اس لئے ایسی بیماری میں روزہ نہ رکھنا چاہیئے۔ اسی طرح بعض بیماریاں دیکھنے میں بہت بڑی ہوں گی لیکن روزے کا اُن پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اس لئے روزہ ان میں ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔" (الفضل ۳۰ جنوری ۱۹۶۳ء)

اعلان بابت رشتہ وناطہ

ازطرف نظارت دعوۃ وتبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے فیصلہ کے مطابق شعبہ رشتہ وناطہ چونکہ اب نظارت دعوۃ وتبلیغ سے منسلک ہو چکا ہے۔ اور رشتہ وناطہ کے تعلق میں احبابِ جماعت کی رہنمائی اسی نظارت نے کرنی ہوتی ہے اس لئے رشتہ وناطہ کے تعلق میں تعاون اور رہنمائی کے لئے جملہ خط وکتابت نظارت ہذا سے ہی کی جایا کرے۔ عہدیدارانِ جماعت اور مبلغینِ کرام بھی اس امر سے احبابِ جماعت کو بار بار مطلع کرتے رہیں۔

نیز احبابِ کرام بچوں کے کوائف ارسال کرتے وقت مندرجہ ذیل اُمور کو ملحوظ رکھا کریں۔

(۱) نام (۲) ولدیت (۳) عمر (۴) تعلیم (۵) صحت (۶) شکل وصُورت۔
(۷) روزگار کی صورت (۸) آمد ماہوار یا سالانہ (۹) سکونت (۱۰) قومیت۔
(۱۱) دیگر متفرق اُمور۔

اس اعلان کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ احبابِ جماعت ناواقفیت کی بناء پر رشتہ وناطہ کے بارے میں نظارۃ اُمورِ عامہ سے خط وکتابت کرتے ہیں۔ اور نظارت اُمورِ عامہ کو وہ خطوط نظارت ہذا کو بھجوانے پڑتے ہیں۔ اس لئے بعض مرتبہ احباب کو جواب دینے میں دیر ہو جاتی ہے۔ اگر اس بارے میں احبابِ جماعت براہِ راست نظارت ہذا سے ہی خط وکتابت کریں تو نظارت ہذا جلد رشتہ وناطہ کے امور میں مناسب رہنمائی کر سکتی ہے۔

اُمید ہے کہ احبابِ جماعت، عہدیداران ومبلغین کرام رشتہ وناطہ سے متعلق جملہ اُمور کے بارہ میں نظارت ہذا سے ہی خط وکتابت کیا کریں گے۔ اور نظارت ہذا کو اپنا پُورا پُورا تعاون دے کر ممنون فرماویں گے۔

امتحان دینی نصاب مجلس خدام الاحمدیہ کا امتحان دینی نصاب انشاءاللہ ماہِ ستمبر میں ہوگا معین تاریخ کا اعلان عنقریب کیا جائے گا۔ خدام پوری تیاری فرمائیں اور قائدینِ کرام اپنی اپنی مجلس کے امتحان دینے والے خدام کی تعداد سے مطلع فرمائیں (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
PHONES :- 52325 / 52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول
اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و
مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹوونگس کی خدمات حاصل فرمایئے
AUTOWINGS
آٹوونگس
32, SECOND MAIN ROAD,
C. I. T. COLONY,
MADRAS – 600004.
PHONE NO. 76360.

آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس

احباب جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صوبائی نمائندگان نے بالاتفاق فیصلہ کیا ہے کہ امسال آل کشمیر احمدیہ کانفرنس کا انعقاد مورخہ ۹ - ۱۰ ر تبوک (ستمبر) ۱۳۵۷ ہش / ۱۹۷۸ء کو "آسنور" میں ہوگا۔ تمام ممبران نے اتفاق رائے سے مکرم ماسٹر نعمت اللہ صاحب لون کو صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اُن کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں۔ اور اپنا چندہ کانفرنس جلد از جلد مکرم صدر صاحب مجلس استقبالیہ کو بھجوا دیں۔ نیز ضروری امور کے متعلق مندرجہ ذیل ایڈریس پر خط و کتابت فرمائیں۔

مکرم ماسٹر نعمت اللہ صاحب لون
پوسٹ : آسنور
ضلع : اننت ناگ - (کشمیر)
(پن : ۱۹۲۲۳۳)

خاکسار :-
محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ احمدیہ
احمدیہ مسجد - نزد آئی جی پی آفس
سری نگر (کشمیر) پن : ۱۹۰۰۰۹

احمدیہ مسلم کانفرنس راجوری

مورخہ ۸ - ۹ ر ستمبر ۱۹۷۸ء بروز جمعرات و جمعہ بمقام چارکوٹ

چارکوٹ میں جملہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ جموں کی چوتھی عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد مورخہ ۸ ر ۹ ر ستمبر ۱۹۷۸ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ تمام احباب کرام سے اس دو روزہ کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ شریک ہونے کی درخواست ہے۔

جو دوست اس کانفرنس میں شرکت فرمانا چاہیں وہ قبل از وقت مندرجہ ذیل ایڈریس پر مطلع فرمائیں :-

پتہ :- مکرم محمد شفیع صاحب صدر جماعت احمدیہ۔
چارکوٹ - ڈاکخانہ : دیری زلیوٹ۔
ضلع راجوری (پونچھ)

خاکسار :- بشارت احمد بشیر مبلغ جماعت احمدیہ
وارڈ نمبر ۳ - احمدیہ بلڈنگ - پونچھ۔

غلبۂ اسلام کو قریب تر لانے کا ذریعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے :-

"میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ غلبۂ اسلام کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے اپنی قربانیوں کے معیار کو اُونچا کرے۔ جماعت کی قربانیاں اور اللہ تعالیٰ کا پیار ہمارے سامنے ہے ...... یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے جو اس نے اپنے وعدہ کہ ان کے اموال میں برکت دی جائے گی۔ کے نتیجہ میں جو ایک روپیہ انہوں نے دیا اس کے بدلہ میں اُن کو اور اُن کے خاندان کو دس ہزار روپیہ سے بھی زائد خدا نے دیا...... اللہ تعالیٰ کا فضل بڑی وضاحت سے یہ شہادت دے رہا ہے کہ تم ایک روپیہ میری راہ میں خرچ کرو میں دس ہزار روپیہ تمہیں دوں گا"

پس آگے بڑھیں اور وقفِ جدید کے نئے سال کے وعدوں پر نظرِ ثانی کریں۔ اور جو دوست ابھی تک اس مالی جہاد میں شامل نہیں ہیں اُن کو چاہیئے کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد جو حضورؓ نے وقفِ جدید کے بارے میں فرمایا تھا کہ :-

"خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں میں اس مقصد کو بہر حال پورا کروں گا"

اپنے سامنے رکھیں --- !! اللہ تعالیٰ ہم سب کو وقفِ جدید کی مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

رمضان المبارک میں صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگیوں میں رمضان المبارک آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہِ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپؐ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو۔ نیز ضعفِ پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو۔ اُس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔ تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے۔ تا اُن کے روزے قبول ہوں۔ اور جو کمی کسی پہلو سے اُن کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے --- !!

پس ایسے احباب جماعت جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم ؛

"امیر جماعت احمدیہ قادیان"

کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ اُن کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین ۔

تاریخی دینی ادارہ مدرسہ احمدیہ کی تعمیرِ نو کیلئے

صاحبِ استطاعت احباب کے مخلصانہ وعدوں کا انتظار

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اُس نے احباب جماعت کے دلوں میں قربانی کا نہایت قابلِ قدر جذبہ پیدا فرمایا ہے۔ چنانچہ مدرسہ احمدیہ کی تعمیرِ نو کے لئے نظارت ہذا کی طرف سے جو تحریک کی گئی تھی۔ اُس کے جواب میں بعض مخلصین نے ایک ایک کمرہ کے مکمل اخراجات کے وعدے ارسال فرمائے ہیں اور بعض نے اپنی استطاعت کے مطابق ایک سو، دو سو یا ہزار روپیہ کی رقوم ارسال فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانی کو قبول فرمائے اور جزائے خیر بخشے آمین۔

جماعت کے جو دوست استطاعت رکھتے ہوں، ان کے لئے اس صدقۂ جاریہ کیلئے مالی قربانی کا بہت عمدہ موقع ہے۔ اور نظارت ہذا ان کے مخلصانہ وعدوں کی منتظر ہے۔

ناظر بیت المال آمد - قادیان